رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۴۹

اہلحدیث

اخبار امرتسر

پیغمبرِ اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث امرتسر — مالک کرہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۲۔ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دینِ اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤسا و جاگیرداران سے ...

عام خریداران سے ... ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ... شلنگ

فی پرچہ - - - - -

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۱۔ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ مطابق ۶۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (درس عبرت) - - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - ص۲

مسئلہ تراویح - - - - ص۳

خاکساری تحریک اور سول نافرمانی - - ص۴

امت محمدیہ اور جماعت احمدیہ میں کونسا اختلاف ہے؟ (قادیانی مشن) - ص۵

سوال از گندم جواب از چنا کا مصداق ص۹

مسلمانوں میں فتنہ عظیم۔ بصورت سجدہ تعظیم ص۱۰

خاک کی پکار (نظم) - - - ص۱۱

مسئلہ غروب شمس پر ایک نظر - - ص۱۱

تاریخ اسلام کا ایک ورق - - ص۱۲

متفرقات علمی - ملکی - - ص۱۵

اشتہارات - - - - ص۱۶ - ۲۰

درس عبرت

(از جبار احمد صاحب فہیم۔ چھاؤنی نصیرآباد۔ راجپوتانہ)

ضمیر شرم سے گر آب آب ہو نہ سکا
زمیں کا ذرہ کبھی آفتاب ہو نہ سکا

وہ ایک ہم ہیں کہ غفلت کی نیند سوتے ہیں
اور ایک وہ جو کبھی محو خواب ہو نہ سکا

کیا نہ جس نے کبھی اپنے حال پر افسوس
یہی وہ ذرہ ہے جو آفتاب ہو نہ سکا

پڑھے تھے خالدؓ جانباز جس مدرسے میں
ہمیں نصیب وہ درس نصاب ہو نہ سکا

کفن بدوش وہ گا نہ جواں جو پڑھ نہ سکے
قبول ہدیہ جوشِ شباب ہو نہ سکا

جو پھوٹ پڑ گئی آپس میں مل کے رہ نہ سکے
تو قطرہ موج سمندر حباب ہو نہ سکا

سنبھل کے قوم تباہی کے گھاٹ پر پہنچی
فریب زر کا اگر سدِ باب ہو نہ سکا

فہیم ہے وہی انسان جو زمانے میں
فریب خوردۂ رنگ خضاب ہو نہ سکا

اخبار اہلحدیث۔ مرتبہ مولانا ثناء اللہ صاحب جس رسالہ میں ان مضامین کو جگہ دی گئی ہے جو تمام مذاہب پر بحث کرنے کے سلسلہ میں ...

مالک و ایڈیٹر ابوالوفاء ثناء اللہ ... امرتسر سے شائع ہوا۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

اکتوبر ۱۹۳۹ء

مقامی حالات امرتسر شہر میں پنجاب اسمبلی کے ضمنی انتخاب کی مہم ۲۶ ستمبر کو ختم ہو گئی۔ اسی روز چار بجے کے قریب چوہدری افضل حق (امیدوار پنجاب اسمبلی) غلام نبی جانباز (شاعر) مولوی عبد السلام ہمدانی گرفتار کر لئے گئے۔ ان کی گرفتاری پر پروٹسٹ کے طور پر ۲۷ ستمبر کو چند احراری نوجوانوں نے جلوس نکالا اور فوجی بھرتی کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے ہال بازار سے گذر رہے تھے کہ پولیس نے ۲۵ نوجوانوں کو گرفتار کیا۔ ۲۹ ستمبر کو شیخ خیردین مرحوم کی مسجد میں احرار کی طرف سے جلسہ ہوا۔ غازی عبد الرحمن نے تقریر کی۔ ان کے بعد قاضی احسان احمد شجاع آبادی ڈکٹیٹر اول نے تقریر کی۔ جلسہ کے برخاست ہونے پر انکو گرفتار کیا گیا۔ پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج بھی کیا۔

احراریوں کی گرفتاریاں مذکورہ گرفتاریوں کے علاوہ پنجاب کے دوسرے شہروں میں بھی گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ مجلس احرار کے ناظم حکیم غوث محمد بھی گرفتار کئے گئے ہیں۔

—— کراچی یکم اکتوبر۔ سکھر میں مسجد منزل گاہ کے حصول کے لئے مسلمانوں کی طرف سے سول نافرمانی شروع کر دی گئی ہے۔ تقریباً تین سو ننانوے (۳۹۹) گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

—— لکھنؤ میں خاکسار دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ یکم اکتوبر کو ۱۵ خاکسار گرفتار کئے گئے۔

—— مظفرپور (بہار) میں یکم اکتوبر کو صبح گیارہ بجے زلزلہ آیا۔ جو بارہ سیکنڈ تک جاری رہا نقصان کی کوئی اطلاع اب تک نہیں آئی۔

—— وارسا (دار الخلافہ پولینڈ) پر جرمنی افواج نے زبردست بمباری کر کے اسے کھنڈرات کا ڈھیر بنا دیا ہے۔ جرمنی افواج کے چیدہ دستے وارسا داخل ہو گئے ہیں۔ شہر کے نواحی حصہ پر اگاہ پر قبضہ مکمل ہو گیا ہے۔ (پرتاپ ۳ اکتوبر)

—— امریکہ پولینڈ پر جرمن فتح کو چیکوسلواکیہ کی طرح تسلیم نہیں کریگا۔ (پرتاپ۔ انقلاب وغیرہ ۳۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

—— پیرس یکم اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے کہ فرانسیسی گورنمنٹ نے کمیونسٹ پارٹی قانوناً ناجائز قرار دیدی ہے۔ (پرتاپ ۳۔ اکتوبر)

—— یکم اکتوبر کی فضائی جنگ میں اتحادی طیاروں نے دو جرمن طیارے نیچے گرا لئے۔

—— برلن یکم اکتوبر۔ جرمن ہائی کمانڈ کا اعلان مظہر ہے کہ مشرقی فریشین جزیرہ کے نزدیک جرمنی اور برطانوی ہوائی جہازوں میں جنگ ہوئی۔ پانچ برطانوی ہوائی جہاز نیچے گرا لئے گئے۔ (پرتاپ ۳۔ اکتوبر)

قابل توجہ ناظرین

اس ہفتہ ان حضرات کی خدمت میں ایک مطبوعہ اطلاع نامہ بذریعہ ڈاک روانہ کیا جا رہا ہے جن کی قیمت اخبار ماہ اکتوبر میں ختم ہے۔

چونکہ اس ماہ میں اہلحدیث کی موجودہ جلد ختم ہو جائیگی۔ اس لئے جن خریداروں کے ذمہ بقایا رقوم ہیں وہ بھی اکتوبر میں ہی اپنے حسابات بے باق کر دیں۔ دوسرے حضرات بھی اپنی اپنی قیمت اخبار بذریعہ منی آڈر ارسال کر دیں۔

بصورت مہلت یا انکار دفتر کو جلد اطلاع دیں ورنہ

۳ نومبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

—— لندن۔ ملک معظم نے اعلان کیا ہے کہ بیس سال کے تمام نوجوان (کچھ استثنا کے ساتھ) فوج میں بھرتی کئے جا سکتے ہیں۔ (" ")

—— لندن یکم اکتوبر۔ ہوائی حملہ کی صورت میں زخمیوں کو ملک بھر کے ہسپتالوں میں لیجانے کیلئے خاص قسم کی ریل گاڑیاں اور ایمبولنس کاریں تیار کی جا رہی ہیں ہر ٹرین کے ساتھ ایسی کاریں بھی ہونگی جن میں نرسیں۔ ڈاکٹر اور دوائیوں کا انتظام بھی ہوگا۔

رسالہ خاکسار، تحریک ... ہدایت

کی اعانت کے لئے آج (۲۔ اکتوبر) تک کل منسوبہ رقوم وصول ہوئی ہیں۔ جو رسالہ کی اشاعت اخراجات کے لئے ناکافی ہیں۔ ہمدردان و معاونین اشاعت رسالہ ہذا کو اس کی اعانت کی طرف بہت جلد توجہ کرنی چاہئے جس قدر امداد وہ بھیج سکتے ہوں جلد از جلد بھیجدیں۔

تفصیل آمد پشاور ایس عبد الرحمن صہ۔ اللہ دتہ صاحب سے۔ بنگلور ایم ابراہیم صاحب ۸/۔ وی کے عبید اللہ صاحب عہ۔ بمبئی عثمان غنی ۸/۔ کمالیہ شریف پیر خان محمد قریشی سے۔ ہوشیارپور مولوی غلام رسول ۱۲۔ لائلپور معرفت مولوی عبد الواحد سے۔ کوٹلی لہاراں معرفت مولوی عبد العزیز صہ۔ کوئٹہ بابو عزیز الدین صہ۔ بریلی برکات احمد صاحب ۸/۔ اکاڑہ مولوی عبد العزیز عہ۔ لوہیاں خاص حشمت علی ۸/۔ چھوہرانوالہ مولوی محمد یسین ۱۲۔ ملتان حکیم خدا بخش صاحب فارانی عہ۔ ضلع گجرات منشی محمد خان پاہڑیانوالی ۶/۔ کھیپانوالی مولوی محمد عبد اللہ ۱۲۔ مولوی عبد اللہ رحیم آبادی ۱۲۔ حافظ محمد صدیق بنگیاں عہ۔ از نوشہرہ مجاسنگھ صہ۔ کل میزان ...

—— پیرس۔ فرانسیسی گورنمنٹ کا اعلان ہے کہ دشمن کی افواج موسلے پر گولہ باری کر رہی ہیں۔ ہماری طرف سے جوابی گولہ باری جاری ہے۔ نیز یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ موسلے کے اردگرد کا بہت سا علاقہ فرانس کے قبضے میں آگیا ہے۔

—— لندن ۳۰ ستمبر۔ فرانسیسی فوجوں نے جرمنی کے پچاس گاؤں قبضہ میں کر لئے۔ ان میں سے چار گاؤں ایسے ہیں جن کی آبادی چھ چھ ہزار سے زیادہ ہے۔

ضرورت ہے مجھے ترجمان القرآن بلطائف البیان کی جلد ۳۔ ۴۔ ۷۔ ۸۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب ان کو فروخت کرنا چاہیں یا کسی صاحب کو اسکی جائے فروخت کا علم ہو تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔ راقم۔ اللہ بخش ملتانی معرفت منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۲ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ

مسئلہ تراویح

رمضان شریف میں مسنونہ تراویح کے متعلق جماعت اہل حدیث کا جو عمل ہے وہ بالکل واضح و لائح ہے۔ اہل حدیث کہتے ہیں کہ تراویح مسنونہ باجماعت آٹھ رکعتیں اور وتروں سمیت گیارہ رکعتیں ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ نماز تراویح باجماعت کا انتظام خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے ہوا۔ موطا امام مالک میں روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابی ابن کعب کو نماز تراویح کا امام بنا کر حکم دیا کہ گیارہ رکعتیں پڑھایا کرو پس یہ ہے نماز تراویح کی رکعات کی مسنون تعداد۔ ہاں انفرادی طور پر مزید ثواب حاصل کرنے کی نیت سے بعض اصحاب زیادہ بھی پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض کی تراویح کا شمار چالیس تک بھی پہنچتا ہے۔ جیسا کہ کتب حدیث میں وارد ہے۔ یہ اُن کا انفرادی فعل تھا۔ اہل حدیث اس سے منع نہیں کرتے۔ ہدایہ کی شرح فتح القدیر میں بھی اس امر کی تصریح ملتی ہے کہ مسنون تراویح مع وتر گیارہ رکعتیں ہیں۔ اس مسئلہ کے متعلق امام سیوطی کا ایک عربی رسالہ ہے۔ جس کا اُردو ترجمہ دفتر "اہلحدیث" نے شائع کیا ہے۔ جو صاحب دیکھنا چاہیں ۹ پائی فی نسخہ محصول ڈاک بھیج کر دفتر ہذا سے طلب کر سکتے ہیں۔

خاکساری تحریک اور سول نافرمانی

(۱۵)

جہاد عقیدہ ہے کہ عسکری تحریک اسلام کی روح رواں ہے جس کی بابت حدیث شریف ذروۃ سنام الاسلام الجہاد وارد ہوئی ہے۔ مسئلہ جہاد اور اس کے شروط اپنے مقام پر بحث ہیں۔ اس لئے ہم عسکری تحریک کی نسبت پہلے بھی مرتبہ اپنی پسند کا اظہار کر چکے ہیں بلکہ صاف لفظوں میں کہہ چکے ہیں کہ عسکری تحریک کا مخالف کوئی مسلمان بلکہ کوئی انسان بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ

یہ تحریک ہر ایک قوم کی زندگی ہے مگر خاکساری تحریک کی نسبت ہماری قطعی رائے ہے کہ یہ سنت مطہرہ کے خلاف ہے جس کی وجوہات پہلے مذکور ہو چکی ہیں۔ آج ہم ایک نئی وجہ خلاف بتاتے ہیں جو حال ہی میں پیدا ہوئی ہے۔ وہ ہے سول نافرمانی یعنی قانون شکنی ہے۔ خاکساری تحریک کے بانی نے قانون شکنی کر کے اپنے کو اور اپنی جماعت کو مشکلات میں مبتلا کیا۔ اس کیا وہ ش...

...ہیں حسن عقیدت جیل میں جو سب ... کیا ہوا ہے کہا ہے شہنشاہ قرآن ... نے شریعت محمدی میں اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ کوئی شخص یا جماعت حکام کی عمداً نافرمانی کر کے سزا پاتا ہو۔ یہ بات صحیح ہے کہ مصیبت خدا کی طرف سے ہو یا حکام کی طرف سے اس کو بڑی بہادری سے برداشت کرنا ایمان کی صداقت کا ثبوت ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اے ایمان والو! صبر کرو اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرو۔ آپس میں جڑے رہو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تمہاری نجات ہو جائے۔

مگر حکومت کی نافرمانی کر کے اپنی ذات کو تکلیف میں ڈالنے کا حکم کہیں نہیں ہے۔ بلکہ اس کے خلاف حکم ہے۔ ارشاد ہے۔ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (اپنی جانوں کو تباہی میں نہ ڈالو)

(نوٹ) ہمارے ملک ہندوستان میں جو سول نافرمانی جاری ہوئی ہے اس کے بانی کانگریسی لیڈر گاندھی جی ہیں۔ ارباب سیاست سیاسی رنگ میں جو دل چاہے کریں۔ ہمارا اُن سے روئے سخن نہیں ہے۔ جماعت خاکساران چونکہ مذہبی جماعت کہلاتی ہے اس لئے ہم بحیثیت مذہب جانچتے ہیں تو سول نافرمانی کر کے جیل کی سزا بھگتنے کو شریعت مطہرہ کے خلاف پاتے ہیں لطف یہ ہے کہ بانی تحریک مشرقی صاحب بھی اس نافرمانی کو اچھا نہیں کہتے تھے بلکہ آپ سخت نفرت کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ اس پر نفرت ظاہر کرنے کو آپ نے جو مضمون قول فیصل میں لکھا ہے اس کی سرخی کے الفاظ ہی سول نافرمانی کے متعلق اظہار نفرت کرنے کو کافی سے زیادہ ہیں۔ چنانچہ وہ سرخی یہ ہے

گاندھی کی زنانہ لیڈری

اس عنوان کے ذیل میں جو نوٹ لکھا ہے اس سے خود اس الفاظ درج ذیل ہیں ...

... کانگریس کا ... اس لئے کا ...

عوام میں ایسا جوش پیدا کرسکا۔ وہ غلط سمجھا کہ آزادی قید خانوں میں جا کر ملا کرتی ہے نہ سمجھ سکا کہ ادنیٰ سے ادنیٰ جرنیل کا پہلا فرض دشمن سے اپنے سپاہیوں کو بچانا ہے۔ دشمن کو اپنے سپاہی سپرد کرنا ہرگز نہیں۔ اہنسا۔ سول نافرمانی، قید و بند و جرمانہ، دریوزہ گری اور مانگ کر آزادی لینے کا فلسفہ سرتاپا غلط ہے"

(قول فیصل تقطیع کلاں صفحہ [illegible])

الحدیث اللہ اللہ کیا انقلاب ہے کہ وہی فعل جس کو ہم خلاف شریعت مطہرہ کہیں اور خاکساری تحریک کا بانی اس کو زنانہ پن کہہ کر سخت نفرت کا اظہار کرے آج وہی لیڈر اس زنانہ فعل کی پاداش میں جیل خانے کی ہوا کھائے۔ عرب کے لوگ ایسے موقع پر بطور مثال فقرہ ذیل بولا کرتے ہیں جو بڑا بامعنی اور پرلطف ہے:-

استنوق الجمل (اونٹ اونٹنی بن گیا)

اس مثل کا مضمون مشرقی صاحب جیل میں بیٹھے ہوئے بقول استاد غالب یوں ادا کرتے ہونگے ؎

عشق نے غالب نکما کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

اب ناظرین کو اس امر کی تفصیل سنانا باقی ہے کہ خاکساری ڈکٹیٹر (لکھنؤ) جیل میں کیوں مقید کئے گئے اس کی تفصیل حکومت یوپی (لکھنؤ) نے شائع کی ہے جو اسی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:-

خاکساروں کی دھمکیاں

تشدد انگیزی - گرفتاری

اور

اقرارنامے لکھنے کے بعد رہائی

(از محکمہ اطلاعات عامہ - حکومت صوبجات متحدہ)

چونکہ یہ بیان سرکاری ہے اور نیز مفصل ہے واسطے کیا دکھانے کو مکمل نقل کیا گیا ہے (اڈیٹر)

عنایت اللہ مشرقی صاحب بانی تحریک خاکسار اور بعض دوسرے خاکسار ۲۸ ستمبر کو لکھنؤ میں زیر دفعہ ۱۰۸ گرفتار کئے گئے۔ ۲ ستمبر کو ان سب نے باقاعدہ اقرارناموں کے ذریعہ حکومت سے یہ وعدہ کیا کہ اگر انہیں رہا کر دیا جائے تو وہ صوبجات متحدہ سے چلے جائیں گے آئندہ ایک سال تک [illegible] اور لکھنؤ کے شیعہ سنی قضیہ میں کوئی حصہ نہ لیں گے۔ ان اقرارناموں کے بعد حکومت نے سب کو رہا کر دیا۔ مگر دہلی پہنچتے ہی عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکساروں نے حکومت کے خلاف انتہائی لغو، بیہودہ اور بے بنیاد الزامات لگانا شروع کر دیئے ہیں۔ حتیٰ کہ اس سے بھی انکار کیا جا رہا ہے کہ مشرقی صاحب نے کسی قسم کے اقرارنامہ پر دستخط کئے۔ اس سلسلہ میں پنجاب کی بعض سیاسی اور غیر سیاسی مسلم جماعتوں نے تحریک خاکسار سے اظہار بیزاری کرتے ہوئے اصل حقیقت معلوم کرنا چاہی ہے۔ چنانچہ عوام کی معلومات کے لئے صحیح واقعات پیش کئے جا رہے ہیں۔

صوبجات متحدہ میں خاکسار جماعت کا قیام

ایک سال سے کچھ زیادہ عرصہ گزرا جب سے صوبجات متحدہ کے بعض اضلاع میں خاکساروں کی جماعتیں قائم ہونے لگیں اور ان سب کا صدر مقام بمقام [illegible] رکھا گیا۔ ان جماعتوں کے قیام کے وقت عوام کو یہ بتایا گیا تھا کہ خاکسار جماعت محض "خدمت خلق" کرنے والے والنٹیروں کی ایک جماعت ہے۔ لیکن ان کی فوجی وردی اور بیلچہ کے ساتھ باقاعدہ مارچنگ سے خاکساروں کی طرف لوگوں کی توجہ خاص طور سے منعطف ہونے لگی۔ بہرحال ان خاکساروں کی طرف سے شروع شروع میں نہ تو امن عامہ کو کوئی خطرہ پیدا ہوا اور نہ ان کے اور حکام کے درمیان کوئی تصادم ہوا۔

قتل و غارت کی دھمکیاں

لیکن لکھنؤ کے شیعہ سنی قضیہ کے سلسلہ میں خاکساروں کی مداخلت نے صورت حال کو خطرناک بنا دیا اور نقص امن کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ عنایت اللہ خان صاحب نے اپنے اخبار "الاصلاح" لاہور مورخہ [illegible] جون میں اعلان کیا کہ لکھنؤ کے شیعہ سنی تفصیر میں حصہ لینے والے "زندہ نہ رہنے پائیں گے ..." [illegible] اگر وہ اہنسوں کے اندر اندر شیعہ سنیوں میں سمجھوتہ نہ ہوا تو شیعہ سنی لیڈروں کے خلاف نہایت خطرناک کارروائی کی جائے گی۔ [illegible] کہا گیا کہ ان شیعہ سنی لیڈروں [illegible] اور تین ایک طرف [illegible]

اس دھمکی کا اثر یہ ہوا کہ لکھنؤ کے شیعہ سنیوں میں بھی خاکساروں سے مقابلہ کی تیاریاں شروع ہو گئیں احراریوں نے خاکساروں کا چیلنج منظور کیا اور ایک خبر یہ ملی کہ آگرہ سے مسلمانوں کا ایک جتھا خاکساروں کے مقابلہ کے لئے لکھنؤ آ رہا ہے۔ خود لکھنؤ کی ایک مقامی انجمن "مسلم یوتھ لیگ" نے بعض مقامی مسلمان لیڈروں کے تحفظ کے لئے اپنی خدمات پیش کیں اور اعلان کیا کہ وہ خاکساروں کا ہر طرح مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

دوسری طرف عنایت اللہ مشرقی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے اپنی دھمکیوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ چنانچہ "الاصلاح" مورخہ ۳۰ جون میں "تین جانبازوں" کی طرف سے اعلان نکلا کہ ہم لکھنؤ پہنچ کر غداران قوم کو "فی النار جہنم" کرنے کو تیار ہیں۔ حالی حکم انتظار ہے"۔ ۲۱ جولائی کے "الاصلاح" میں محمد ڈاکر بیگ سالار اکبر یوپی کا اعلان شائع ہوا کہ صوبہ یوپی میں ۲۱ کے بعد قیامت ہی قیامت ہوگی"۔ "لکھنؤ میں ہر طرف سر بفلک آہیں اور کراہیں ہونگی"۔ "لکھنؤ کی زمین لالہ زار اور کوٹھیوں کو لرزہ ہوگا"۔ "مخالف قوم نیست و نابود ہو جائیگی"۔ "شیطانی حکومتوں کا چراغ گل ہوگا" وغیرہ۔ ۴۔ اگست کے "الاصلاح" میں عنایت اللہ صاحب نے پھر اعلان کیا کہ "اب فیصلہ خون اور جنگ کے بغیر نہیں ہو سکتا"۔ "الاصلاح" ۲۵۔ اگست میں بھرائچ کے خاکساروں کے سالار اعلیٰ کی طرف سے اعلان شائع ہوا کہ ایک ہزار خاکسار "آگ اور خون" کھیلنے کے لئے لکھنؤ جا رہے ہیں۔

حکومت سے خط و کتابت

۱۰۔ اگست کو عنایت اللہ صاحب نے حکومت کے پاس حسب ذیل تار بھیجا:-

تمام پرامن خاکساروں کو احکام دیئے جا رہے ہیں کہ لکھنؤ کے جھگڑے کا بدوں فساد کر دیں۔ حکومت سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ معقول شرائط پیش کی جائیں جو شیعہ اور سنیوں کے لئے قابل قبول ہوں۔ مہربانی کر کے اپنے ارادوں سے اطلاع دیجئے۔"

اس تار کا انداز تحریر ایسا تھا کہ حکومت نے اس کا جواب دینا مناسب نہ سمجھا۔ اس کے بعد مشرقی صاحب نے بطور یاد دہانی ایک دوسرا تار بھیجا جس میں لکھا تھا کہ "خاکسار ہر طرح سے اس جھگڑا کو ختم کرنے پر آمادہ ہیں۔" چونکہ اس تار کی عبارت نسبتاً شائستہ تھی لہٰذا حکومت نے ۲۴۔ اگست کو یہ جواب بھیجا کہ حکومت یوپی خود اس جھگڑے کو جلد از جلد ختم کرانے کی خواہشمند ہے۔ اور اگر پنجابیوں نے اس میں مداخلت نہ کی ہوتی تو وہ ختم ہو چکا ہوتا۔ حکومت اس سلسلہ میں ہر جماعت کے تعاون کو منظور کرتی ہے۔ بشرطیکہ شیعہ سنی تنازعہ ختم کرانے کے جو طریقے اختیار کئے جائیں وہ پرامن اور قانون کی حدود کے اندر ہوں۔ عنایت اللہ صاحب سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ "الاصلاح" میں قتل کی جو دھمکی دی گئی ہے کیا واقعی وہ آپ کی طرف سے ہے اور کیا آپ اس تحریر کی ذمہ داری لیتے ہیں؟ اس بات کا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا لیکن ۱۸۔ اگست کے "الاصلاح" میں انہوں نے حکومت یوپی اور وزراء حکومت کو جی بھر کر گالیاں دیں اور یہ الزام لگایا کہ شیعہ سنی فساد کی واحد ذمہ دار حکومت یوپی ہے۔ اور پھر لکھا کہ خاکسار حکومت یوپی کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دینگے اور شیعہ سنی لیڈروں کے خلاف طاقت کا استعمال کریں گے۔ آگے چل کر حکومت یوپی کے متعلق یہ لکھا گیا کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کی دشمن ہے۔ اور اس وجہ سے شیعہ اور سنیوں کو لڑا رہی ہے اور لاتعداد شیعوں کو قتل کروا چکی ہے۔ چنانچہ اگر حکومت یوپی کے خلاف لڑنے سے مصالحتی سمجھوتہ ہو سکے تو یہ سودا ارزاں ہے۔ نیز اس کے ساتھ انہوں نے خاکساروں کو لکھنؤ پہنچنے کا بھی حکم نافذ کر دیا۔ عوام کے سامنے حکومت یوپی کو ایسی شکل میں پیش کر کے اور اسے مسلمانوں کا دشمن قرار دیکر مشرقی صاحب نے یہ چاہا کہ ہر مسلمان کے دل میں حکومت یوپی کی طرف سے نفرت پیدا ہو جائے اور خاکسار ہزاروں کی تعداد میں لکھنؤ پہنچ جائیں۔ اس سے قبل بھی مشرقی صاحب نے اکبر جانبازوں اور خاکساروں کو لکھنؤ پہنچنے کا حکم دیدیا تھا۔ چنانچہ اس وقت تک سندھ کے غلام مصطفیٰ بھرگڑی "امیر خاص جانبازان ہند" اور بہت سے خاکسار لکھنؤ پہنچ چکے تھے۔ بھرگڑی صاحب کے لکھنؤ پہنچنے پر خاکساروں نے اعلان کیا کہ ان کے اعزاز میں ۱۰۱ گولوں کی سلامی ہوگی اور پریڈ کی جائے گی۔ لکھنؤ کی فضا اس وقت کافی مکدر تھی اور شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ تھی۔ جس کی رو سے سڑک پر لاٹھی یا چھڑی بھی لیکر چلنا ممنوع تھا۔ چنانچہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ نے خاکساروں کو مطلع کیا کہ دفعہ ۱۴۴ کے مطابق نہ گولے چھوڑنے کی اجازت دی جا سکتی ہے نہ کاندھے پر بیلچہ رکھ کر سڑک پر چلنے کی۔ صوبجات متحدہ کے خاکسار "ناظم اکبر" وحید الدین حیدر نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکام کی تعمیل کی۔ اس پر عنایت اللہ صاحب نے وحید الدین حیدر کو اپنے حکم کی نافرمانی کرنے کے جرم میں برسر عام کوڑے لگائے جانے کا حکم دیا۔ یہ فعل حکومت اور سرکاری حکام کے اختیارات کو ایک کھلا ہوا چیلنج تھا۔

لکھنؤ میں خاکساروں کی دہشت انگیزی اور تشدد

۲۵۔ اگست کو عنایت اللہ صاحب خود لکھنؤ آ پہنچے اور ان کے آتے ہی شہر کی فضا اور بھی خراب ہو گئی۔ ان سے قبل مولانا ابوالکلام آزاد شیعہ سنی مصالحت کرانے کے لئے پہنچ گئے تھے اور ان کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ شیعہ لیڈروں نے تبرا ایجی ٹیشن ملتوی کر دیا اور شہر کی فضا پھر خوشگوار ہونے لگی۔ لیکن عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکساروں کی آمد کے بعد ہی صورت حال پھر خطرناک ہو گئی۔ خاکساروں نے جلسے کرنا شروع کئے۔ جن میں عنایت اللہ صاحب نے نہایت اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ مثلاً ۲۸۔ اگست کی تقریر میں انہوں نے حاضرین جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "تمہارے سامنے یہ خاکسار کھڑے ہیں جو جان دینے اور جان لینے والے ہیں۔" مسلمانوں نے ان جلسوں میں عنایت اللہ صاحب کی بعض خطابیوں پر احتجاج کیا تو انہوں نے خاکساروں کو حکم دیا کہ "خاکسارو انہیں مار پیٹ کر اور کاٹ کر بھگا دو۔" یہ حکم پاتے ہی خاکساروں نے غیر خاکسار مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ جس سے کئی آدمی مجروح ہوئے۔

لکھنؤ کے کئی اخبار تحریک خاکسار اور عنایت اللہ صاحب کی ان دھمکیوں کے سخت خلاف تھے اور ہیں اس دوران میں بھی ان اخباروں میں تحریک کے خلاف مضامین برابر نکلتے رہتے تھے۔ لیکن ایک روز اپنے خلاف ایک اخبار کے مضمون کو حیلہ قرار دیکر خاکسار تشدد آمیز اور خلاف قانون کارروائی پر اتر آئے۔ اور ایک خاکسار نے ایک اخبار فروش کو جو عنایت اللہ صاحب کی قیامگاہ کی طرف سے اخبار بیچتا ہوا جا رہا تھا پکڑ کر مارنا شروع کیا۔ اور شہر کے دوسرے حصوں میں جو خاکسار کافی تعداد میں وردی پہنے ہوئے اور مارچ کر رہے تھے۔ گھوم رہے تھے۔ عام مسلمانوں سے متصادم ہونے لگے۔ مجلس احرار کے دفتر میں گھس گئے۔ ایک اخبار کے دفتر میں پہنچ کر اس کے ایڈیٹر کو تلاش کیا اور وہ جب وہاں نہ ملے تو ایڈیٹر کے گھر پہنچ کر گھر کے اندر داخل ہونے کی کوشش کی مگر جب دروازے بند پائے تو باہر کھڑے ہو کر انہیں گالیاں سنائیں اور مار ڈالنے کی دھمکی دی۔ شہر کے بعض مقامات پر خاکساروں نے مسلمانوں پر جو ان کی تحریک کے خلاف تھے بیلچوں سے حملہ کر کے مجروح بھی کر دیا۔ چنانچہ موقع واردات پر خون آلود بیلچے پولیس نے اپنے قبضہ میں لے لئے۔ اس دن عنایت اللہ صاحب نے اخبارات کو ایک بیان بھی دیا جس کے بعض جملے حسب ذیل ہیں:۔

"ہم یقیناً تشدد کے حامی ہیں۔ عدم تشدد کے ماننے والوں کو صفحہ دنیا سے نیست و نابود کرنا چاہیئے۔ عدم تشدد غیر فطری ہے۔"

مگر اخبارات نے اس قسم کا تشدد آمیز بیان شائع کرنے سے انکار کر دیا۔

عنایت اللہ صاحب کی گرفتاری

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے مولانا ابو الکلام آزاد کی خواہش پر شیعہ لیڈروں نے تبرہ ایجی ٹیشن بند کر دیا تھا مگر عنایت اللہ صاحب اور ان کے خاکسار پھر بھی لکھنؤ سے جانے کا نام نہیں لیتے تھے بلکہ اس ہنگامہ کے بعد انہوں نے ڈپٹی کمشنر لکھنؤ کی معرفت حکومت کے سامنے اپنے کچھ مطالبات پیش کئے۔ جن میں سے چند یہ تھے :۔

(۱) بیلچوں پر کسی قسم کی پابندی نہ عائد کی جائے۔

۲۔ اخبارات کو تحریک خاکسار کے خلاف مضامین لکھنے سے حکماً روک دیا جائے۔

(۳) خاکساروں کو شہر کی سڑکوں پر جلوس کی صورت میں "مارچ" کرنے کی اجازت دی جائے۔

(۴) جن خاکساروں کے خلاف مارپیٹ کے جرم میں دفعہ ۱۴۴ کے مقدمات چلائے جا رہے ہیں وہ سب واپس لے لئے جائیں۔

(۵) جو اخبار فروش عنایت اللہ صاحب کی قیامگاہ کے قریب اخبار بیچ رہا تھا اس پر مقدمہ چلایا جائے۔

عنایت اللہ صاحب کو اصرار تھا کہ جب تک ہمارا ہر مطالبہ نہ تسلیم کیا جائیگا ہم لکھنؤ سے نہیں جائینگے اور جو جی چاہیگا کرینگے۔ حکومت کی نرمی اور برداشت کی انتہا ہو چکی تھی اور دوسری طرف خاکساروں کی حرکتوں سے شہر میں خوف و ہراس پھیلا ہوا تھا آخر کار حکومت کو یکم ستمبر کی رات کو عنایت اللہ صاحب اور ان کے بعض ساتھیوں کو مجبوراً گرفتار کرنا پڑا۔

ان لوگوں کی گرفتاری کے بعد دوسرے خاکساروں نے جو لکھنؤ موجود تھے اپنے اپنے گھروں کو جانا چاہا مگر اکثر کے پاس ریل کا کرایہ تک نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے حکومت سے درخواست کی کہ انہیں ٹکٹ دلایا جائے تاکہ وہ اپنے اپنے وطن کو واپس ہو سکیں حکومت نے اس درخواست کو منظور کر لیا۔ لیکن جب سب کے سب ٹرین میں بیٹھ چکے اور ٹرین چھوٹنے کے قریب ہوئی تو ایک اشارہ پاتے ہی فوراً اتر پڑے اور پولیس والوں کو پریشان کرنا شروع کیا۔

عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکساروں کے اقرار نامے

گرفتاری کے دوسرے ہی دن یعنی ۲۔ ستمبر کو عنایت اللہ صاحب مشرقی نے رہائی کی کوشش شروع کی اور خان بہادر حافظ احمد حسین ایم۔ ایل۔ سی اور سید واجد حسین رضوی مراد آبادی کو جو ان سے جیل میں ملے گئے حسب ذیل تحریر (جو شاہ دین اسلم ایڈیٹر الاصلاح نے لکھی تھی اور جس پر عنایت اللہ صاحب نے خود دستخط کئے تھے) دی :۔

" محترم حافظ احمد حسین صاحب ایم ایل سی و محترم سید واجد حسین صاحب رضوی مراد آبادی۔
میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دفعہ ۱۰۷ کے نوٹس کی واپسی کے بعد میں ایک سال صوبہ متحدہ نہ آؤنگا نہ خاکساروں کے جتھوں کو کسی دوسرے صوبہ سے آنے کا حکم یا اجازت دونگا صوبہ متحدہ کے خاکساروں کو ہدایت ہوگی کہ لکھنؤ کے شیعہ سنی قضیہ میں دخل نہ دیں۔ آپ اس خط کو اطمینان کے واسطے حکومت کے چیف سکرٹری کو دے سکتے ہیں۔ (عنایت اللہ)
تحریر ۲ [illegible]

یہ تحریر خان بہادر حافظ احمد حسین نے چیف سکرٹری حکومت صوبجات متحدہ کو دکھائی مگر حکومت نے یہ مناسب سمجھا کہ عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکسار لیڈر براہ راست حکومت کو ایک اقرار نامہ لکھ کر دیں۔ چنانچہ ان کے پاس دو تحریریں سپرنٹنڈنٹ جیل کی معرفت بھیجی گئیں کہ اگر وہ رہا ہونا چاہتے ہیں تو ان اقرار ناموں پر دستخط کر دیں۔ عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکسار لیڈروں نے اسے منظور کر لیا اور حکام جیل نیز خان بہادر حافظ احمد حسین وغیرہ کے سامنے ایک اقرار نامہ پر عنایت اللہ صاحب نے اور دوسرے پر شاہ دین ایڈیٹر الاصلاح، محمد احمد، وکیل، قمیر زمان خان، زین العابدین وغیرہ وغیرہ نے دستخط کئے۔ اقرار ناموں پر لفٹنٹ کرنل جعفری آئی۔ ایم۔ ایس سپرنٹنڈنٹ جیل کی مہر تصدیق بھی موجود ہے۔ یہ اقرار نامے درج ذیل ہیں :۔

عنایت اللہ مشرقی صاحب کا اقرار نامہ

بمقدمہ سرکار بہادر بنام عنایت اللہ خان وغیرہ
دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری

میں یقین دلاتا ہوں کہ دفعہ ۱۰۷ کی نوٹس کی واپسی کی تاریخ کے بعد میں ایک سال تک صوبہ متحدہ نہ آؤنگا اور نہ خاکساروں کے جتھوں کا کسی دوسرے صوبہ سے صوبہ متحدہ کو آنے کا حکم یا اجازت دونگا۔ صوبہ متحدہ کے خاکساروں کو ہدایت ہوگی کہ وہ لکھنؤ کے شیعہ سنی قضیہ میں دخل نہ دیں۔ یہ خط اطمینان کے واسطے حکومت کے چیف سکرٹری کو دیتا ہوں۔ ۲ ستمبر ۱۹۳۹ء

(دستخط) عنایت اللہ

دوسرے خاکسار لیڈروں کا اقرار نامہ

بمقدمہ سرکار بہادر بنام عنایت اللہ خان وغیرہ
دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری

ہم اشخاص جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں وعدہ کرتے ہیں و یقین دلاتے ہیں کہ اگر حکومت یوپی مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری جو ہمارے برخلاف چلایا گیا ہے واپس لے لے تو ہم فوراً اپنے صوبہ کو واپس چلے جائیں گے اور آج سے ایک سال تک کسی قسم کا دخل صوبہ یوپی کے معاملات میں نہیں دیں گے۔ ۲ ستمبر ۳۹ء

ان اقرار ناموں کے متعلق خان بہادر حافظ احمد حسین ایم۔ ایل۔ سی اور سید واجد حسین رضوی صاحب نے چیف سکرٹری حکومت یوپی کو بھی حسب ذیل خط لکھا :

" جناب چیف سکرٹری صاحب تسلیم!
علامہ عنایت اللہ مشرقی کی تحریر مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۳۹ء میرے اور سید واجد حسین کے نام جو کہ ہم نے آپ کو ۲ ستمبر ۱۹۳۹ء کو دی تھی وہ میرے اور سید واجد حسین کے روبرو شاہ دین اسلم [illegible]

تاریخ القرآن۔ قرآن مجید کے ابتدائے نزول سے (۹۵۶) تا زمانہ حال تک کے تمام واقعات درج ہیں۔ قیمت عمر (منیجر اہلحدیث)

نے اپنے ہاتھ سے لکھی تھی اور اس پر ہم دونوں کے سامنے علامہ مشرقی نے دستخط کئے تھے۔ دوم یہ کہ جو خط کہ آپ نے لفافہ میں بند کر کے بجواکہ کرنل جیفری کے نام دیا تھا وہ ہم نے بجنسہ کرنل موصوف کو دیدیا تھا۔ اور انہوں نے خود اپنے ذریعہ سے اس تحریر پر جو کہ لفافہ میں بند تھی علامہ مشرقی اور ان کے پانچ چھ ساتھی خاکساروں کے دستخط ہم دونوں کے روبرو افسران جیل نے بنوائی۔ ہم نے خود علامہ مشرقی کو دستخط کرتے ہوئے دیکھا اور ان کو ہم خوب پہچانتے ہیں۔ یہ تحریر افسران جیل کے پاس رہی۔ ہم نہیں لائے۔ نہ ہم سے اس سے کچھ واسطہ تھا۔ اس کے بعد علامہ مشرقی فوراً رہا کر دیئے گئے۔"

حافظ احمد حسین ایم ایل سی

سید واجد حسین رضوی۔

حیرت اور تعجب ہے کہ عنایت اللہ صاحب پھر بھی انکار کر رہے ہیں کہ انہوں نے کسی اقرار نامہ پر دستخط نہیں کئے۔

بہرحال حکومت نے ان اقرار ناموں کے بعد عنایت اللہ اور ان کے دوسرے ساتھیوں کو رہا کر کے ٹرین پر سوار کر دیا۔ حکومت کو امید تھی کہ ایک ذمہ دار آدمی جب اس قسم کا اقرار نامہ لکھ دے تو اس کے بعد اس سے کوئی اندیشہ نہیں۔ لیکن تمام توقعات کے خلاف عنایت اللہ صاحب نے یہ حرکت کی کہ جب ٹرین لکھنؤ سے کچھ میل کے فاصلہ پر ملیح آباد اسٹیشن کے قریب پہنچی تو گاڑی کی زنجیر روک لی اور اس ٹرین سے اتر کر ایک دوسری گاڑی پر بیٹھ گئے جو لکھنؤ آنیوالی تھی۔ ادھر حفظ ما تقدم کے لئے پولیس لکھنؤ اسٹیشن پر اس وقت بھی موجود تھی۔ اس کی اطلاع بھی عنایت اللہ صاحب کو مل گئی۔ چنانچہ وہ پھر ٹرین سے اترے اور آپ کے ایک تیسری گاڑی پر بیٹھ گئے۔ جو پھر دہلی جانے والی تھی اور وہاں راستہ میں سندیلہ کے اسٹیشن پر اتر پڑے مگر آخر کار دہلی کی گاڑی سے روانہ ہو گئے۔

خاکساروں کی مزید دھمکیاں اور ان پر پابندیاں

جب خاکسار لکھنؤ سے چلے گئے تو سرحد اور پنجاب سے حکومت یوپی کے نام ان کے تار آنا شروع ہوئے جن میں حکومت کو دھمکیاں دی گئی تھیں اور لکھا گیا تھا کہ ہم سب صوبجات متحدہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ حکومت نے مجبوراً حفظ امن عامہ قائم رکھنے کی غرض سے اضلاع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو لکھ دیا کہ وہ اپنے اپنے ضلعوں میں باہر سے کسی خاکسار کو داخل نہ ہونے دیں اور نہ کوئی خاکسار بیلچے لے کر سڑک پر فوجی پریڈ کرنے پائے۔

عنایت اللہ صاحب کی دوبارہ آمد اور گرفتاری

عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکساروں نے ان تمام اقرار ناموں اور عہدناموں کے باوجود یہ پروپیگنڈا تو شروع ہی کر دیا تھا کہ انہوں نے کوئی اقرار نامہ نہیں لکھا کہ یکایک ۱۳ ستمبر کو خبر ملی کہ وہ پھر لکھنؤ آ رہے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اقرار نامہ لکھنے کی وجہ سے خود ان کی جماعت میں ان کے خلاف نفرت کا جذبہ پیدا ہو گیا تھا۔ چنانچہ اس جذبہ کو دور کرنے اور اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرنے کے لئے انہوں نے نہ صرف اقرار نامہ سے انکار کیا اور "الاصلاح" مورخہ ۱۵ ستمبر میں لکھنؤ کے واقعات کے متعلق انتہائی غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے وزیر اعظم پر مقدمہ چلانے کی دھمکی دی بلکہ لکھنؤ دوبارہ آنے کو تیار ہو گئے اور جب لکھنؤ کے قریب ملیح آباد اسٹیشن پر پہنچے تو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے جرم میں انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اور ایک ماہ قید اور ۵۰ روپیہ جرمانہ (بعدم ادائیگی ایک ہفتہ قید مزید) کی سزا دی گئی۔

حاصل کلام

تذکرہ بالا واقعات سے ظاہر ہو گیا کہ اس جھگڑا کی ابتدا حکومت یوپی کی طرف سے نہیں بلکہ عنایت اللہ صاحب کی طرف سے ہوئی ہے۔ یوپی میں خاکساروں کی جماعتیں آج سے نہیں بلکہ ایک سال سے زیادہ عرصہ سے قائم ہیں۔ حکومت نے آج تک ان سے کسی قسم کی باز پرس نہیں کی اور نہ خاکساروں پر کوئی پابندی عائد کی تھی لیکن جب عنایت اللہ مشرقی صاحب

لکھنؤ کے کچھ مسلمانوں کے واجب القتل ہونے کا فتویٰ دیئے گئے۔ ان کے خاکساروں نے صوبہ میں "قیامت" کا سماں پیدا کرنا چاہا۔ لکھنؤ میں خون کی ندیاں بہانے کی دھمکیاں دی گئیں۔ لکھنؤ میں خون کی ہولی کھیلنے کا اعلان ہوا۔ حکومت یوپی کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا اور ان دھمکیوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں بیلچوں اور خنجروں سے مسلح خاکسار لکھنؤ پہنچنا بھی شروع ہو گئے۔ عنایت اللہ صاحب نے اشتعال انگیز تقریریں بھی کیں۔ خاکساروں نے مسلمانوں پر حملہ کر کے انہیں مجروح کیا اور تبرا ایجی ٹیشن ختم ہو جانے کے بعد بھی عنایت اللہ صاحب مع اپنے خاکساروں کے لکھنؤ میں ٹھہرے رہے بلکہ حکومت سے اپنے ناممکن مطالبات تسلیم کرانے پر مصر ہوئے تو حکومت یوپی کو بھی لکھنؤ کے مسلمانوں کی جانیں بچانے اور صوبہ میں امن قائم رکھنے کے لئے مجبوراً عنایت اللہ صاحب اور بعض خاکسار لیڈروں کو گرفتار کر کے خاکساروں کی سرگرمیوں پر پابندیاں عائد کرنا پڑیں۔

غرضیکہ یہ تھے وہ حالات جن کو کوئی بھی حکومت گوارا نہیں کر سکتی تھی۔ اور حکومت یوپی نے اس موقع پر وہی کارروائی کی جو صوبہ کے امن کے لئے ناگزیر تھی۔

(نیاز مند۔ رشید ڈپٹی ڈائریکٹر)

اطلاع یہ سلسلہ بہت طویل ہے۔ اس لئے اخباری صفحات میں اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے۔ لہذا یہ ختم کیا جاتا ہے۔ البتہ مشرقی کی کتاب تذکرہ کی "عربیت پر نظر" تھوڑا سا حصہ باقی ہے جو خاکسارہی رسالہ میں درج کیا جائیگا۔ اس کے علاوہ ضرورت محسوس ہوئی تو کچھ اخبار میں بھی درج کیا جائے گا۔

پس احباب کرام جو رسالہ کی طباعت میں کچھ اعانت کرنا چاہیں اس کا ذخیرہ میں جلدی کریں۔ جزاہم اللہ

فاتح مصر۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح حیات قیمت عہ پتہ: منیجر [illegible]

[illegible] پرنٹر و پبلشر [illegible] (۵۷) [illegible]

قادیانی مشن

امت محمدیہ اور جماعت احمدیہ میں کونسا اختلاف ہے؟

(گذشتہ سے پیوستہ)

گذشتہ پرچہ میں مولوی محمد علی صاحب کے خطبے کا ایک حصہ زیر بحث آچکا ہے۔ آج دوسرے حصے پر بحث کی جاتی ہے۔ جماعتہائے جدیدہ کا یہ عام اصول ہے کہ تصویر کا ایک رخ دکھا کر ناواقفوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں اور دوسرا رخ جو نا ہموار اور ناصاف ہوتا ہے اس کو چھپائے رکھتے ہیں۔ مرزائی جماعت نے تو اسی طریق کار کو ہمیشہ مد نظر رکھا ہے کیونکہ مرزا صاحب خود بھی اسی لائن پر چلتے تھے۔ مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے بھی اپنے مکتوب بنام پیغام صلح میں یہی طریق اختیار کیا ہے۔ یعنی آپ نے اپنے عقائد صحیحہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہم توحید خدا کے قائل ہیں، آنحضرت کو سچا نبی مانتے ہیں، روز جزا کے قائل ہیں۔ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

"اصولی طور پر عقائد میں کوئی اختلاف نہیں غور کیجئے کہ عقائد تو وہ درست ہونگے جو قرآن و حدیث کے مطابق ہوں۔ ہم میں اور آپ میں عقاید کا کیا فرق ہے؟ خدا کی توحید کے آپ بھی قائل ہیں ہم بھی۔ قرآن کے منجانب اللہ ہونے کے آپ بھی قائل ہیں ہم بھی۔ آنحضرت صلعم کی نبوت کے آپ بھی قائل ہیں ہم بھی۔ اصولی طور پر تو یہی باتیں ہیں اور یہی عقائد اسلامی کی بنیاد ہیں۔

ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کیوں مانتے ہیں؟

ہاں ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اس صدی کا مجدد مانتے ہیں آپ نہیں مانتے تیرہ صدیوں کے مجدد آپ بھی مانتے ہیں ہم بھی مگر چودھویں صدی میں آپ کسی مجدد کو نہیں مانتے ہم اس میں بھی مجدد کا آنا مانتے ہیں۔

اب آپ خود غور کرلیں کہ اگر تیرہ صدیوں کے مجددین کا ماننا صحیح عقیدہ ہے تو چودھویں صدی کے مجدد کا ماننا بھی صحیح عقیدہ ہونا چاہئے اور اگر پہلے مجددین کا انکار گمراہی ہے تو چودھویں صدی کے مجددین کا انکار بھی گمراہی ہے۔"

(پیغام صلح لاہور ۳۰۔ اگست ۱۹۳۱ء صفحہ ۲)

اہلحدیث | مولوی محمد علی صاحب مولویت کے علاوہ وکالت کی سند بھی رکھتے ہیں اس لئے ان کو مناظرانہ قواعد کے علاوہ قوانین عدالت کا لحاظ بھی رکھنا چاہئے۔ قانون عدالت ہے کہ مدعی ہو یا گواہ، اس کا بیان جب تک جرح مخالف سے پاک صاف نہ ہو جائے صحیح نہیں مانا جا سکتا۔ جس طرح قانون مناظرہ ہے کہ مدعی کی دلیل جب تک نقض، منع اور معارضہ سے پاک صاف نہ ہو جائے مفید مطلب نہیں ہو سکتی۔

پس مرزا صاحب کا دعویٰ مجددیت کا ہو یا مسیحیت کا جب تک ان ہر دو قوانین کے ماتحت جرح سے پاک نہ ہولے صحیح نہیں ٹھیر سکتا۔ مرزا صاحب کے مدعیانہ بیان پر علماء اسلام کے جرحی سوالات آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ صرف ایک سوال آپ کے سامنے پیش کرکے اسکی تائید میں آپ ہی کا قول نقل کرتے ہیں۔ پس انصاف سے سنئے اور خدا کو حاضر ناظر جان کر یوم الحساب کا نقشہ سامنے رکھ کر سنئے!

مرزا صاحب نے اپنے دعوے کے اثبات میں جتنے دلائل دیئے تھے۔ ان میں سے جو دلیل مسلمانوں کے مقابلہ میں پیش کی تھی وہ تھی محمدی بیگم منکوحہ آسمانی کے مرزا صاحب کے نکاح میں آنے کے متعلق تھی جسکی بابت خود مرزا صاحب کا اقرار ہے کہ اگر یہ پیشگوئی صحیح ثابت نہ ہوئی تو میں اپنے دعویٰ (ماموریت اور مسیحیت وغیرہ) میں جھوٹا ہونگا۔ (شہادۃ القرآن)

تو اب بتلایئے کہ حسب اعلان مرزا صاحب یہ نکاح دنیا میں ظہور پذیر ہوا؟ آپ ہی کا قول ہے کہ نہیں ہوا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:

"یہ سچ ہے کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ نکاح ہوگا اور یہ بھی سچ ہے کہ نہیں ہوا"

(اخبار پیغام صلح ۱۶ جنوری ۱۹۲۱ء صفحہ ۵)

پس بتلایئے کہ مرزا صاحب اپنے دعوی مجددیت میں کہاں تک سچے ثابت ہوئے۔ ہماری اس جرح کا جواب دینا آپ کا فرض ہے۔ مگر آپ اس کا کیا جواب دیںگے جبکہ آپکا اپنا اعتراف ہے کہ یہ نکاح وقوع میں نہیں آیا۔ پس نتیجہ صاف ہے کہ مرزا صاحب اپنے دعوی مجددیت وغیرہ میں سچے نہ تھے۔ آپ نے ہمارے سامنے سابقہ مجددین کو بطور مثال پیش کیا ہے۔ ہم آپکو چیلنج کرتے ہیں کہ آپ ہمارے مسلمہ مجددین میں سے کسی ایک ہی مجدد پر ایسی جرح دکھائیں جیسی آپ کے مجدد پر کی گئی ہے۔ تو پھر آپ مساوات کا دعوی کرسکتے ہیں۔

مولوی صاحب! | آپ کہاں تک اخفائے حق سے کام لیں گے۔ آپ ایسی باتیں کہتے ہوئے یہ خیال دل میں ضرور رکھا کریں کہ کوئی نہ کوئی آپ کی باتوں کا سن کر جانچنے والا بھی ہے۔ خصوصاً "اہلحدیث" کا تو دعوی ہی یہ ہے ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤگے نہیں
گو چہ ڈھونڈوگے چراغ رخ زیبا لیکر

رئیس قادیان

(مصنفہ مولوی ابوالقاسم صاحب رفیق دلاوری)

یہ ایک جدید تصنیف ہے۔ اس میں مرزا صاحب قادیانی کے حالات عجیب طرز پر لکھے گئے ہیں۔ جو اس سے پہلے آپ نے کسی کتاب میں نہ دیکھے ہونگے۔ [illegible] [illegible] کاغذ عام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

بریلوی مشن

سوال از گندم جواب از چنا کا مصداق

الفقیہ بریلوی خیال کا آرگن ہے۔ اس میں ایک صفحہ فتاوی کا بھی ہوتا ہے۔ جس میں بریلوی خیال کے مختلف جگہ کے مفتی صاحبان فتویٰ لکھا کرتے ہیں۔

۱۴ ستمبر ۱۹۵۸ء کے پرچہ میں ایک سوال کا جواب شائع ہوا ہے۔ جس کو پڑھ کر ہمیں بے حد حیرت ہوئی کہ مفتی صاحب نے یا تو سوال پر غور ہی نہیں کیا۔ کسی محویت میں لکھتے گئے ہیں اور وہی پرانے دماغی خیالات کا اظہار کئے جاتے ہیں یا عمداً تساہل کیا ہے۔ چنانچہ وہ فتویٰ مع سوال بجنسہٖ ناظرین کی واقفیت کے لئے درج کیا جاتا ہے:۔

سوال ؎ ایک وہابی بنام خیر بخش خان زمیندار در شان حبیب خدا اشرف انبیاء قالوا ما انتم الا بشر مثلنا کا مستحق ہو کر کہتا ہے کہ وہ نبی اور رسول برحق تھا۔ مگر ہم جیسا انسان تھا جس طرح ہم کام کرتے ہیں۔ خورد و نوش اور بازاروں میں گھومنا نہ کرتا تھا؟ یا ہماری طرح پاخانہ پیشاب نہ لاتا تھا؟ یا آپ کی یا ۹ زنان تھیں۔ ان سے جفتی نہ کرتا تھا؟ دیگر کہتا ہے کہ دستگیر دستگیر کرنا یا اس کی گیارھویں شریف کی کیا وجہ ہے۔ خدا کے فرضوں کا لوگوں کو پتہ نہیں۔ مگر دستگیر انہوں نے کہاں سے لیا ہے۔ اور اس کے نام کی خیر خیرات اور گائے کشی سب حرام اور ناجائز ہے مگر گوشت سگ کا جو کسی کوٹھڑی میں باندھا ہوا خشک ہو گیا ہے تو وہ طیب ہے۔ جادت کا کام ماذ تک کرنا جائز اور صحیح ہے اور کہ مینڈک کچھوا اور کی کہ در شیرہ مردہ ہو جاوے۔ تو اس کا کھانا پینا حلال درست ہے۔

اب عرض خدمت ہے کہ علماء دین متین درین مسئلہ حل المشکلات کریں ایک آدھ کا گٹ بغرض جواب ارسال خدمت ہے۔

(خادم اعظم شاہ فقیر محمود ہی۔ ڈاک خانہ غوث پور ضلع جیکب آباد سندھ)

الجواب ؎ وسیلہ کسی بزرگ کا طلب کرنا جائز ہے۔ اور حدیث و قرآن سے ثابت کیا معلوم نہیں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے گندم خوری کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑا لغزش معاف کی گئی۔ جس کو اللہ نے اپنے قرآن پاک میں بیان فرمایا۔ فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ۔ اسی طرح حدیث میں سرکار نے بیان فرمایا ہے۔ گیارھویں شریف میں فاتحہ کرنا مرغ خصی وغیرہ کا گوشت تیار کرنا جائز ہے۔ یہ تو لفظی نزاع ہے۔ کوئی مسلمان کسی جانور کو اللہ کے سوا دوسرے کے نام پر ذبح نہیں کرتا ہے اور جو جانور اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے۔ وہ حلال ہے۔ اس گوشت کو پکا کر تیار کرنا کیوں ناجائز ہو گا۔ قربانی کا جانور لوگ ایک ماہ دو ماہ دس ماہ قبل خرید کر رکھتے ہیں۔ جب ان سے کوئی پوچھتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ اپنی یا فلاں کی قربانی کا جانور ہے۔ اس کا گوشت حلال ہو۔ وہی صورت گیارھویں بارھویں کی ہے۔ وہ ناجائز کیوں ہو گا؟ بڑے افسوس اور ناسمجھی کی بات ہے۔ مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ غیر مقلدین اور ان کے چھوٹے بھائی اس کو کیوں ناجائز قرار دیتے ہیں۔ ان کے سردار مولوی اسمٰعیل صاحب نے تو تقریر ذبیحہ میں گیارھویں کا خصی قبل سے پالنے اور اس کے ذبح کے بعد فاتحہ کو جائز قرار دیا ہے۔ خود دم میں کچھوا وغیرہ مر جائے تو اسے پھینک دینا چاہئے۔ وہ حرام ہو گیا۔ خود دم میں مر جائے تو اسے پھینک دینا چاہئے وہ حرام ہو گیا۔ یا پانی میں مر جائے تو اسے پھینک دینا چاہئے۔ وہ حرام ہو گیا۔ بہ نجاست منتقل ہو گیا فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم حبیب اللہ نبیہ المسکین محمد عبد الستین غنی عنہ مدرس ... (الفقیہ امرتسر مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۵۸ء صفحہ ...)

ناظرین پڑھ چکے ہیں کہ سائل کا سوال تو دراصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ کرتے تھے۔ خورد و نوش بھی کرتے۔ یہ باتیں اگر صحیح ہیں تو ان عوارضات کے ہوتے ہوئے وہ بشر تھے یا نہ۔ اس سوال کا جواب جو مفتی صاحب نے دیا ہے وہ یہ ہے کہ وسیلہ کسی بزرگ کا طلب کرنا جائز ہے۔ سبحان اللہ! سوال اور جواب میں مطابقت ہو تو ایسی ہو۔ مفتی جی کیا کریں۔ باتوں میں بات نکل آتی ہے۔ ہاں یہ موافقت ضرور ہے کہ سائل بھی بقول ان کے وہابی ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ بشر تھے اور وہابی (امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے) وسیلہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس واسطے اس سوال کا یہ جواب تحریر کیا گیا ہے۔ پھر وسیلہ کے ثبوت میں جو دلیل تحریر فرمائی ہے وہ عجیب تر ہے کہ حضرت آدم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑا تھا اور اس پر دلیل اس سے بھی عجیب ہے۔ فرماتے ہیں قرآن پاک میں بیان فرمایا ہے۔ فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ۔[1] مفتی جی نے ایک حدیث بھی ذکر کی ہے۔ فرماتے ہیں حدیث میں سرکار نے فرمایا ہے گیارھویں شریف میں فاتحہ کرنا نیز مرغ خصی وغیرہ کا گوشت تیار کرنا جائز ہے۔[2] کاش۔ مفتی صاحب اس حدیث کے الفاظ نقل کر کے ساتھ ہی سند بھی نقل کر دیتے۔ یہ حدیث کتب حدیث میں تو نہیں البتہ موضوعات میں بھی ہے[3] مفتی صاحب کا احسان ہو گا۔ اگر وہ اس حدیث کا

[1] موجودہ قرآن مجید میں اس طرح آیت نہیں آئی۔ کوئی قرآن مفتی جی کے پاس یا الفقیہ کے دفتر میں ہو تو پتہ نہیں۔

[2] ہمارے ان تو مرغ خصی نہیں ہوا کرتے ... ایڈیٹر صاحب یا مفتی جی کرتے ہوں تو پتہ نہیں۔

[3] موضوعات کبیر ملا علی قاری ... صفحہ

ahmadimuslim.de

پڑھیں یا کسی حدیث کی مستند کتاب میں باسند آئی ہے یا کسی محدث نے اس کی تخریج کی ہے

یہاں تو اخبار الفقیہ امرتسر میں اخبار معہ ضرور خصوص صاحب بکثرت لکھے جاتے ہیں مگر فتویٰ پر چونکہ عوام کی نگاہ پڑتی ہے۔ اس لئے ہم نے اس کے متعلق خاص طور پر لکھا ہے۔ تاکہ عوام اسکو پڑھ کر حدیث کے نام سے دھوکہ نہ کھا جائیں۔

مفتی صاحب! خدا کے لئے فتویٰ نویسی کے وقت تحقیق سے کام لیا کریں۔ یہ ذمہ داری کا کام ہے۔ جاہل آپ کے فتووں کو پڑھ کر راہ ہدایت پر آویں گے تو ثواب آپ کو ملیگا۔ گمراہ ہونگے تو ان کا بوجھ آپ کو اٹھانا پڑیگا ارشاد باری سنئے اور عمل کیجئے

قال اللہ تعالیٰ لیحملوا اوزارہم کاملۃ یوم القیامۃ ومن اوزار الذین یضلونہم الآیۃ

آپ کا ناصح
عبد الشکور ثانی امرتسری

چند کتب اور ان میں جن جن راویوں سے حدیثیں بیان کی گئی ہیں۔ ان کے نام بھی درج ذیل ہیں۔

(۱) مسند امام احمد میں۔ حضرت عائشہ رض۔ انس رض۔ معاذ رض۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے۔
(۲) ترمذی میں ابوہریرہ رض سے۔
(۳) ابوداؤد میں قیس بن سعد سے۔
(۴) ابن ماجہ میں۔ حضرت عائشہ رض۔ قیس بن سعد۔ معاذ رض۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رض سے۔
(۵) دارمی میں بریدہ رض سے۔
(۶) بیہقی میں قیس بن سعد رض۔ ابوہریرہ رض۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رض سے۔
(۷) حاکم میں قیس بن سعد رض بریدہ سے۔
(۸) ابن ابی شیبہ میں حضرت عائشہ رض سے۔
(۹) طبرانی میں زید بن ارقم رض۔ قیس بن سعد رض۔ سراقہ بن مالک رض۔ صہیب رض۔ عقبہ بن مالک رض۔ غیلان بن سلم رض سے۔
(۱۰) ابن حبان میں عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رض سے۔

اب انصاف فرمائیے کہ وہ حدیث جس کو اس قدر محدثین نے بیان کیا ہے اور جس کی روایت کرنے میں ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم میں اس قدر ہے کیا اب بھی مجوزین سجدہ خبر احاد ہی کہتے جائیں گے العیاذ باللہ!

اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلم کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین! زیادہ والسلام خیر الختام۔

مسلمانوں میں فتنہ عظیم

بصورت سجدہ تعظیم

(از مولوی نور محمد صاحب بیلانوی ضلع جہلم)

مضمون ہذا کی پہلی قسط اہلحدیث ۲۲ ستمبر میں شائع ہو چکی ہے۔ بقیہ آج ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

مجوزین سجدہ کہا کرتے ہیں کہ سجدہ تعظیمی کی ممانعت صرف خبر احاد سے ثابت ہے۔ اس لئے تعظیمی سجدہ مرشد کو کرنا کوئی جرم نہیں۔ سو سنئے!

عن انس ابن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصلح للبشر ان یسجد

یعنی روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی انسان کو درست نہیں کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے۔

اس روایت میں لفظ بشر چونکہ نکرہ ہے۔ اور وہ بموجب قواعد عربی زبان کے عموم کا فائدہ دیتا ہے یعنی ہر ایک انسان خواہ وہ نبی ہو یا ولی یا پیر ہو یا فقیر کسی کے لئے سجدہ جائز نہیں ہے۔ علاوہ اسکے اس روایت میں کسی سجدہ کی تخصیص اور تقسیم بھی نہیں کی گئی ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ سجدہ لغیر اللہ بہر نوع اور بہر کیف ناجائز اور حرام ہے۔

اگرچہ اس سجدہ تعظیم کی حرمت میں بے شمار حدیثیں وارد ہیں۔ اور محدثین نے ان کو مختلف راویوں سے علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی حدیث کی کتابوں میں درج فرمایا ہے۔ لیکن ہم بوجہ مضمون زیادہ طویل ہو جانے کے اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ متفرق کتب احادیث میں اس سجدہ تعظیم لغیر اللہ کی حرمت میں اس قدر حدیثیں آئی ہیں کہ ان پر نظر کرنے سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس بارے میں حدیث خبر احاد نہیں بلکہ مشہور اور متواتر تک پہنچ گئی ہیں۔

چنانچہ نواب قطب الدین صاحب مرحوم دہلوی اپنی جامع التفاسیر میں ارقام فرماتے ہیں۔

اور یہ حدیث یعنی لو کنت امرا احدا ان یسجد لغیر اللہ لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجہا

فرمایا کہ سجدہ تعظیم کے خلاف حدیث مشہور بلکہ متواتر ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر میں خدا کے سوائے کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ حدیث مشہور ہے روایت اس کو کتنے ہی صحابہ نے کیا ہے۔ پھر اس کے بعد دس کتب احادیث میں قریباً گیارہ صحابہ سے اس حدیث کا روایت کیا جانا ارقام فرمایا ہے

پس کتاب مذکورہ بالا و نیز دیگر کتب احادیث سے جس قدر روایتیں ہم کو معلوم ہوئیں منجملہ ان کے

سجدہ تعظیم

اس رسالہ میں قرآن مجید و حدیث شریف کی روشنی سے واضح کر دیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر اللہ کے واسطے ہرگز جائز نہیں۔ سجدہ کرنے والوں کے اعتراضات کا جواب مدلل دیا گیا ہے۔ منگوا کر خود پڑھئے اور دوسرے مسلمانوں میں اشاعت کیجئے۔

قیمت صرف ۲ر (محصولڈاک ۱ر) ملنے کا پتہ
منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

حق کی پکار

(مرسلہ مولوی غلام رسول صاحب ہوشیارپوری)

مکر و دغا کا پھندا پیری ہے اِن دنوں میں
سیّد ہیں وہ جہنم کے کیا خوف ہو حشر میں؟
بُت کو لئے بغل میں پھرتے ہیں در بدر وہ
نادان ہیں لحنِ خوش پر گاتے ہیں شعر جامی
توحیدِ حق سے لیکن رکھتے ہیں وہ عداوت
کہتے ہیں اولیاء سے مانگو مرادیں ساری
کہتے ہیں جیسے بھری پانی میں ایک جاں ہو
جب اِرتقا کی منزل طے ہے اولیاء کو
اے کاش جانتے وہ توحید کی حقیقت
اے پیر جی سُنو اب فرمانِ ربِّ باری
نفع و ضرر کا سارا ہے اختیار حق کو
دختر سے بولے اپنی یوں سیّدِ دو عالم
اعمال پر ہے مبنی عقبےٰ کی رستگاری
اے سیّدانِ عالی! اس پر بھی غور کیجئے
گردی ہر ایک جاں ہے کردارِ خویش میں یاں
حکمِ خدا سے لازم ہے مصطفےٰ کی سنت
پیروں کی شانِ اعلیٰ کرتی ہے کب گوارا
اپنے مریدوں سے وہ کرتے ہیں یہ اجارا
اوہامِ ناشائستہ ایسے ہی اور صدہا

اکل و فریب کا دھندا پیری ہے ان دنوں میں
پاکی ہے برہمن کو منو کے شاستر میں
پیری کا خاص پیشہ رکھتے ہیں سر بسر وہ
حسنِ ادا سے اُن کی مسحور سب ہیں عامی
ہاں ماسوائے حق سے انکو ہے خاص رغبت
کرتے روا ہیں بے شک حاجات وہ تمہاری
یوں ذاتِ اولیاء بھی توحید میں نہاں ہو
یکساں ہے پھر پکارو اُن کو یا کبریا کو
پھر نہ بچھاتے یوں وہ سجادۂ طریقت
دعوت ہو یا عبادت حق کے لئے ہے ساری
بے چارگی ہے اس میں سب مرسلین تک کو
اے فاطمہؓ پیاری قربان تجھ پہ جانم
مَیں بھی نہ کر سکوں گا امداد واں تمہاری
خلقت پہ حق سے ڈر کے ناحق نہ جور کیجئے
اعمالِ نیک و بد کی عقبےٰ میں ہوگی میزاں
چھوڑی نبیؐ نے ہم میں لاریب یہ امانت
کہ سنتِ نبیؐ پر اُن کا چلن ہو سارا
دیگا مدد تمہیں بھی نانا وہاں ہمارا
ان کے دلوں میں اکثر رہتے ہیں یونہی برپا

اے سیّدانِ عالی! خوفِ خدا کرو تم
[illegible] اب تو وفا کرو تم

مسئلہ غروب شمس پر ایک نظر

(از مولوی جلال الدین صاحب شمس [illegible])

سورہ کہف کی آیت کریمہ حتّٰی اذا بلغ مغرب الشمس وجدها تغرب فی عین حمئة کی نسبت یہ کہنا کہ قرآن کریم آفتاب کو دلدل و کیچڑ میں ڈوبتا بتلاتا ہے۔ جیسا کہ اہلحدیث میں بعض اہل علم نے شائع کر دیا ہے۔ ملحدین کو اعتراض کا موقع پیدا ہوتا ہے۔ ناظرین کرام! غروب شمس کے لئے جتنی روایتیں اس قسم کی ہیں وہ سب اسرائیلیات اور اہل کتاب زندیقوں کی گھڑی ہوئی روایات ہیں۔ چنانچہ تفسیر خازن میں حضرت معاویہؓ کے جواب میں کعب احبار کا یہ جواب منقول ہے۔

قال نجده فی التوراة انها تغرب فی ماء وطين

(ملاحظہ ہو خازن جلد ثالث صفحہ ۱۶۱)

اسی طرح صاحب مدارک نے بھی تورات کے حوالہ سے آفتاب کو کیچڑ میں ڈوبتا نقل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو مدارک علی حاشیہ خازن صفحہ ۱۶۱)

اسی طرح صاحب معالم نے بھی کعب احبار کے حوالہ سے لکھا ہے۔ (ملاحظہ ہو معالم صفحہ ۲۲۴)

اسی طرح صاحب مدارک نے بروایت ابوذرؓ اس پر ایک بے سند حدیث نقل کر دی ہے کہ حضور نے ابوذر سے پوچھا کہ جانتے ہو کہ سورج کہاں ڈوبتا ہے۔ پھر تو دہی فرمایا کہ یہ آفتاب کیچڑ میں گدلے پانی میں جا رہا ہے۔ (ملاحظہ ہو مدارک صفحہ ۱۶۱) لیکن ان مفسرین نے تشریحات بالا کے ساتھ دوسرے اقوال اور اپنی اپنی رائیں بھی نقل کی ہیں۔ "کما سیاتی"۔ پس غور طلب امر یہ ہے کہ جب اسرائیلی روایات سند اور حجت شرعیہ نہیں ہیں تو ہم اُن تشریحات کے پابند کیوں ہوں۔ جن سے واقعات و مشاہدات کی تکذیب ہوتی ہو۔ جبکہ مفسرین سلف خود بھی اسی ایک تشریح پر جامد و قانع نظر نہیں آتے۔ بلکہ علامہ ابن کثیر جیسے مفسر جلیل القدر اسرائیلی روایت پر اتنا سخت ریمارک بھی کر گئے ہیں۔ فرماتے ہیں:-

لا حقیقۃ لہ و اکثر ذلک من خرافات اھل الکتاب و اخلاف زنادقتھم ولکن بعد تو ہمیں ایسی تشریح کے انتخاب و پابندی پر سخت تعجب اور کمال حیرت ہے کہ جن سے واقعات و مشاہدات کی تکذیب لازم آتی ہے۔

کتب نحو کی رو سے تردید | آیت مذکورہ میں نحوی اصول کے مطابق اگر لفظ وجد پر غور کیا جاوے تو بھی واقعہ دلدل میں غروب ہونے کا مسئلہ قطعی غلط ثابت ہوتا ہے۔ ظفرات با وجد کے استعمال کے دو طریق ہیں۔ ایک وجد ایک مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے جیسے وجدت الضالۃ : تو اس وقت وجدان بمعنی پا لینے کے معنی میں مستعمل ہو کر افعال قلوب سے نکل جاتا ہے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ دو مفعول کی طرف متعدی ہو۔ اس وقت وجدان الشئی علی صفۃ مراد ہوتی ہے اور اب وجد افعال قلوب میں شمار ہوتا ہے۔ (ملاحظہ ہو از ہدایۃ النحو تا رضی م)

پس صاف ظاہر ہے کہ آیت مذکورہ میں لفظ وجد[1] افعال قلوب سے ہے۔ کیونکہ آیت میں صرف ذات آفتاب کا پانا مراد نہیں ہے بلکہ اس کا کسی خاص صفت پر پانا مراد ہے۔ پس کتب نحو کی روشنی سے آیت مذکورہ کے معنی صرف اس قدر ہوئے کہ ذوالقرنین نے سورج کو سیاہ چشمہ میں ڈوبتا ہوا خیال کیا۔ اور اس کا ایسا خیال کرنا محض اس کے قلب کا وجدان تھا۔ اور اسمیں کچھ ذوالقرنین کی تخصیص نہیں ہے بلکہ ہر شاہدہ کرنے والے کو شام کے وقت دنیا جیسی۔ سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر اپنی جزیروں میں ڈوبنے کا خیال ہوتا ہے۔ کما ھو ظاہر ولا یجحد بہ الا من سفہ نفسہ۔

(باقی)

ستینی۔ امام رازیؒ کی مشہور کتاب کا اردو ترجمہ۔ سائنس علوم کے بعض مشہور مسائل پر بحث کی ہے۔ قیمت ۸ر پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

---

[1] وجدک ضالاً پر بھی غور کر لینا۔ (اہلحدیث)

تاریخ اسلام کا ایک صفحہ

(مولانا مولوی منظر علی صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند)

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

دریائے دجلہ کی وادی میں ایرانیوں اور مسلمانوں کی معرکہ آرا جنگ ہوتی ہے۔ چونکہ ایران کا دارالسلطنت "مداین" دریا کے اوس پار نظروں کے سامنے ہے اسلئے مسلمانوں کے حوصلے بڑھے ہوئے ہیں کہ سارے ملک ایران کی تمام جنگوں کا فیصلہ ہے۔ ایرانی بھی جان توڑ کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ گھمسان کا رن پڑ رہا ہے کچھ ہی دیر میں جنگ کا نقشہ بدلتا ہوا دیکھ کر ایرانیوں کو جان بچانے کی فکر پڑ گئی۔ ایرانیوں کے سامنے مسلمان ہیں جن کے نیزوں کی بھالوں، تلواروں کی دھاروں سے کہیں امن نظر نہیں آتی اور پشت پر دریائے دجلہ کی موجیں نگل جانے کو منہ پھاڑ رہی ہیں ایرانیوں نے مسلمانوں کے سامنے جنے سے اسکو آسان سمجھا کہ اپنے کو دریا کے حوالے کر دیں۔ جلدی جلدی کشتی بیڑی ڈونگے جو کچھ بھی میسر آیا انہیں تیار کر کے جتنے اپنی جان بچا کر نکل سکتے تھے ان کو چھوڑ کر نکل بھاگے اتنے میں مسلمان تعاقب کناں دریا کے کنارے پہنچے۔ اتنے ایرانی دریا کے اوس پار "مداین" کی فصیل پر جا چڑھے اور لشکر اسلام کا تماشہ دیکھنے لگے۔

مسلمان سوار نیزوں کو تانے ہوئے دن رات ..... گھوڑوں کو سرپٹ ڈالے دشمن کے تعاقب میں تیزی کے ساتھ آ رہے تھے کہ سامنے کا راستہ دریائے دجلہ سے بند دیکھ کر حیران رہ گئے۔ دم کے دم میں ساٹھ ہزار مسلم سواروں کے گھوڑے دریائے دجلہ کے کنارے پر صف بستہ نظر آنے لگے۔ اب اس منظر کو دیکھئے۔ دارالسلطنت "مداین" کی فصیل کے نیچے دریائے دجلہ اپنی تیزی اور طغیانی کے ساتھ ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ اس کنارے پر ساٹھ ہزار مسلم سوار انگشت بدنداں حیرت زدہ غصہ میں بھرے ہوئے اپنی ڈاڑھیاں چبا رہے ہیں کہ دشمن ہاتھ سے نکل گیا اور اپنے پاس دریا عبور کرنے کا سامان نہیں۔

مسلمانوں کے سپہ سالار لشکر اسلام حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھوڑی دیر میں دریا کے کنارے پر پہنچ گئے۔ یہ نقشہ دیکھ کر انہیں خواب یاد آگیا۔ مسلمان پا پیادہ دریائے دجلہ کو عبور کر رہے ہیں سارے لشکر کو مخاطب کر کے فرمایا۔ دشمنوں نے دریا کی طغیانی میں پناہ لے رکھی ہے تم ان پر حملہ نہیں کر سکتے۔ اور وہ جب چاہیں تم پر حملہ کر سکتے ہیں۔ میری رائے تو یہ ہے کہ اس سے پہلے کہ دنیا تم پر غالب آجائے۔ اور اوس میں ملوث ہونے سے تمہارے حالات بدل جائیں صدق و اخلاص میں کمی آجائے۔ اللہ کے واسطے کچھ کام کر لو۔ اور وہ کام یہ ہے کہ اللہ کے بھروسہ پر گھوڑوں کو دریا میں ڈال کر دریا کو اسی حالت میں عبور کر لیا جائے۔ تمام کے تمام مسلم سواروں نے ایک زبان ہو کر بطیب خاطر جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے عزم میں برکت عطا فرمائے ہم سب مطیع اور تیار ہیں۔"

اس سوال جواب کے فوراً ہی بعد دیکھنے والوں کی آنکھوں نے کیا دیکھا ؟ کہ اوسی سمندر کے نیچے دریائے دجلہ کی اٹھتی ہوئی موجوں اور زوروں کی طغیانی میں ساٹھ ہزار گھوڑے ایسی تیزی سے جا رہے ہیں کہ جیسے خشک میدان میں دوڑتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی زبان سے سن کر ہر مسلم سوار کی زبان پر یہ کلمات دعائیہ جاری تھے اور سب کے سب بڑے اطمینان سے دریا کو عبور کر رہے تھے۔ نستعین باللہ ونتوکل علیہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل واللہ لینصرن اللہ ولیہ ولیظہرن دینہ ولیظہرن من عدوہ ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

لشکر اسلام کے دریا میں داخل ہونے سے ایرانی بڑے خوش ہو ہو کر قہقہے لگانے لگے کہ عرب کے وحشی خشک ملک کے رہنے والے دریا کی موجوں کو کیا جانیں

ahmadimuslim.de

جوش میں آکر دریا میں گھس تو گئے ہیں اب سب کے سب ضرور ڈوب جائیں گے چنانچہ ایرانیوں نے بھا بی مدد کی ہے کہ ہمارے دشمن خود بخود ہی ہماری دیکھتی آنکھوں فنا ہو جائیں گے۔ لیکن جب یہ خدا پر بھروسہ کرنیوالا خدا کا لشکر جو دین کا کلمہ بلند کرنے کے لئے گھروں سے سر کفن باندھ کر نکلا تھا۔ دریا کو عبور کرتا ہوا فصیل کے قریب پہنچ گیا جو پہلے ہی دستے کے نعرۂ تکبیر سے تھرانے لگی تو ایرانیوں کو ہوش آیا۔ اپنے جان و مال کی فکر پڑی جہت سے تو دیوان آمدند دیوان آمدند کہتے ہوئے سروں پر پیر رکھ کر بھاگے۔ اوس جلدی میں جس سے جتنا جلدی ممکن ہوا اپنا مال و متاع لیکر شہر سے نکلنے کی کوشش میں لگ گیا۔ لشکر اسلام جوت کا جوت ایران کے دارالسلطنت میں بے روک ٹوک داخل ہو گیا۔ دشمن کے زن و مرد اسلام کی غلامی میں تھے اور مال و متاع بیت المال کا ذخیرہ تھا "مداین" جیسا شہر مسلمانوں کے لئے اجنبی جگہ، گلی کوچے تو کیا سڑکوں سے بھی بے خبر تھے۔ پھر بھی جس کسی مسلمان کو جو کچھ ملتا تھا اس کو وہ اپنا نا نہیں تھا۔ اسلام کے مکمل قانون کی اطاعت کرتا تھا۔ جس مسلمان کے ہاتھ جو مال آئے وہ لاکر ایک ہی متعین کے پاس جمع کر دے۔ ایسے شخص کو جس کے پاس مال غنیمت جمع کیا جاتا ہے اسکو صاحب اقباض کہتے ہیں۔

اسی افرا تفری۔ آپا دھاپی۔ نفسا نفسی میں ایرانی جان و مال بچا بچا کر بھاگ رہے تھے اور مسلمان مال غنیمت کو جمع کر رہے تھے۔ جو مسلمان جس گلی کوچہ میں گھس گیا وہاں کے مال کا مالک ہو گیا۔ مگر کیا ممکن کہ ایک حبہ کی خیانت بھی ہو۔ رتی رتی مال صاحب اقباض کے پاس پہنچایا۔ اسی سلسلہ میں دو چار مسلمان نہروان کے پل پر پہنچ گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ چند ایرانی ایک خچر کو جس پر دو صندوق لدے تھے دھکیلتے ہوئے لئے جا رہے ہیں۔ مسلمان جو اوس طرف کو لپکے تو ایرانی عربیک دیووں کی صورت دیکھتے ہی بھاگ گئے۔ مسلمانوں نے خچر پر قبضہ کر لیا۔ مسلمانوں کا خیال تھا کہ ان صندوقوں میں کچھ قیمتی پارچہ جات کچھ زیورات ہونگے۔ مگر صندوق کے کھلتے ہی آنکھیں چکا چوند ہو گئیں۔ کسرائے ایران کا بیش قیمت بلکہ انمول "تاج" تھا۔ جس پر تمام ملک ایران کی کئی سالہ کل کی کل آمدنی خرچ کی گئی تھی جو کبھی کبھی عظیم الشان درباروں میں استعمال ہوتا تھا۔ وہ تاج ہے۔ ان مسلمانوں میں سے کسی ایک کے دل میں بھی یہ خطرہ پیدا نہ ہوا کہ اس بیش قیمت تاج کو کہاں صاحب اقباض کے پاس لے جائیں۔ لاؤ آپس ہی میں تقسیم کر لیں! نہیں ایسا تو خطرہ بھی نہیں گزرا اور وہ اس خچر کو اسی طرح لدا لدایا صاحب اقباض کی خدمت میں لے گئے۔ اور کسی قسم کا تصرف نہیں کیا۔

ایک ہی دو دن میں جبکہ مسلمان صبح کا فریضہ ادا کرنے کے لئے بیدار ہو رہے تھے۔ ایک مسلمان نماز کی تیاری کے لئے اٹھا اور قضائے حاجت کے خیال سے ایک باغ میں گھس گیا۔ صبح کا سپیدہ نمودار ہو چکا تھا مگر تارے چمک رہے تھے اور باغوں میں ابھی کافی اندھیرا تھا۔ اوسی صبح کے اندھیرے میں مسلمان نے اوس باغ میں ٹھوکر کھائی۔ جس چیز کی ٹھوکر لگی تھی اوسے اٹھا کر دیکھا تو وہ ایک ڈبہ تھا اور وزنی ڈبہ تھا۔ اس خدا سے ڈرنے والے مسلمان نے اوس کو کھول کر بھی نہ دیکھا کہ اس میں کیا ہے۔ ادائے نماز سے پہلے ہی اوسے بند کا بند لئے ہوئے صاحب اقباض کی خدمت میں پہنچا۔ صاحب اقباض نے اوس کے سامنے ہی اوس ڈبہ کو کھولا تو اوس میں سے اس قسم کے جواہرات برآمد ہوئے جس کو دیکھ کر عملہ کے تمام لوگ کہنے لگے:۔

"اب تک مال غنیمت میں اس کے لگ بھگ مال نہیں آیا اور جتنا آیا ہے وہ سب مل کر بھی اس کے برابر نہیں ہے"

صاحب اقباض نے اوس مسلمان سے دریافت کیا۔ اس ڈبے کے ملنے کے وقت اور بھی کوئی تھا۔ اوس نے کہا نہیں۔ پھر دریافت کیا تم نے اس میں سے کچھ نکالا ہے تو قسم کھا کر کہا اگر اللہ کا خوف نہ ہوتا تو میں اس ڈبہ کو تمہارے پاس تک نہ لاتا۔ نام دریافت کیا گیا تو جواب دیا "میں اپنا نام بھی نہیں بتلاؤ نگا تم لوگ خواہ میری تعریف کرو گے اور شہرت ہو گی۔ میں صرف اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اوس نے مجھ کو یہ توفیق دی اور اوسی سے ثواب کی امید رکھتا ہوں" یہ کہہ کر وہ مسلمان چل دیا۔ صاحب اقباض نے آدمی پیچھے کر کے پتہ لگوایا۔ تو ان کا نام عامر بن قیس معلوم ہوا۔

صاحب اقباض نے جب امیر جیش حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سامنے مال غنیمت کے فراہم ہونے کی رپورٹ پیش کی تو اوس میں عامر بن قیس کے ڈبہ لانے کا واقعہ بھی من و عن سنایا۔ اس واقعہ کو غور سے سننے کے بعد حضرت امیر عسکر نے فرمایا:۔

واللہ ان الجیش لذو امانۃ ولولا ما سبق لاھل بدر رضی اللہ عنھم لقلت انھم علی فضل اھل بدر۔

خدا کی قسم یہ لشکر نہایت امانت دار ہے۔ اگر اہل بدر کی افضلیت ثابت نہ ہو چکی ہوتی تو میں کہتا کہ یہ بھی اون کے برابر ہیں۔

ہم موجودہ مسلمانوں کے لئے اپنے اسلاف کے ان کارناموں میں کوئی عبرت، کوئی سبق ہے کہ نہیں ہم ان مسلمانوں کی غیبی امدادوں پر تعجب کرتے ہیں۔ حیرت میں رہ جاتے ہیں کہ انہوں نے کیونکر طغیانی میں آئے ہوئے دریاء دجلہ کو عبور کر لیا۔ یہ عرب مٹھی بھر تھے اور بھوکے وحشی کسریٰ کے جیسے باقاعدہ آہن پوش لشکر پر کیسے کامیاب ہو گئے۔ مگر ان حضرات کے ان کارناموں پر نظر نہیں ڈالتے کہ ان میں خدا کی خشیت، اللہ کا خوف، اور خدا پر بھروسہ کا یقین کس درجہ پر تھا۔ جبکہ وہ بڑے سے بڑے مال و جاہ پر نظر نہیں ڈالتے تھے۔ خدا کا کلمہ بلند کرنا، خدائی قانون کی پابندی کرنا۔ اُن کے لئے جیسا جلوت میں ضروری تھا ایسا ہی خلوت میں ضروری تھا۔ جبھی تو ہر موقعہ پر خدا کی امداد ہوتی تھی۔

فاتح مصر۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ [illegible] قیمت [illegible]۔ پتہ [illegible] دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

متفرقات

وی پی بھیجے گئے مندرجہ ذیل خریداروں کے نام "اہلحدیث" ۲۹۔ ستمبر وی پی بھیجا گیا ہے۔ کیونکہ ان کی قیمت اخبار ماہ ستمبر میں ختم تھی۔ باوجود اطلاع دئیے جانے کے آخر وقت تک وصول نہ ہوئی تھی۔ اگر کسی صاحب کا وی پی غلطی سے واپس ہو جائے تو مہربانی فرما کر قیمت اخبار جلد از جلد ارسال کر دیں۔ ورنہ وی پی واپس وصول ہونے کے ایک ہفتہ بعد مجبوراً اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۲۰۵۳ - ۵۶۲۳ - ۶۸۴۷ - ۷۱۴۸
۷۱۵۲ - ۹۶۱۲ - ۱۰۰۲۸ - ۱۰۷۲۶ -
۱۱۱۱۲ - ۱۱۷۱۹ - ۱۲۰۲۶ - ۱۲۰۸۷ -
۱۲۱۸۸ - ۱۲۲۳۷ - ۱۲۲۴۰ - ۱۲۲۴۶ -
۱۲۴۳۵ - ۱۲۴۳۰ - ۱۲۴۳۹ - ۱۲۴۶۷
۱۲۴۷۲ - ۱۲۴۷۳ - ۱۲۴۸۹ -

رسالہ تحریک خاکساری اور اس کا بانی زیر طبع ہے۔ اس رسالہ کی اشاعت کے خواہاں و معاونین حضرات اس کی امداد کی طرف جلد از جلد توجہ فرمائیں اور تعداد مطلوبہ سے بھی اطلاع دیں۔

آمدہ۔ حاپ اللہ دتہ صاحب از پشاور ۵ھ

قرآن مجید بطرز آسان قرآن مجید کی طباعت کئی قسم کے رسم الخط سے ہوئی ہے۔ پرانی طرز کتابت پر جو دشواریاں اور مشکلات بچوں اور مبتدیوں کو ہوتی تھیں وہ اس نئی طرز کتابت کے قرآن مجید بطرز آسان نے بہت حد تک رفع کر دی ہیں۔ اب معمولی ذہن کا بچہ اور مبتدی بھی با آسانی بلا مدد استاد خود بخود پڑھ سکتا ہے۔ جو صاحب پہلے اس کی کتابت کا نمونہ دیکھنا چاہیں وہ پوسٹ کارڈ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔ ہدیہ قسم اول بلا جلد دو روپے آٹھ آنہ۔ مجلد تین روپے قسم دوم بلا جلد دو روپے۔ مجلد دو روپے چار آنہ ملنے کا پتہ:۔ منیجر بیت القرآن۔ براندرتھ روڈ لاہور

حافظ نور الدین صاحب مشابی جمع اہل حدیث کانفرنس تحریر فرماتے ہیں کہ میری تجویز متعلقہ اہل حدیث کانفرنس مورخہ "اہلحدیث" ۲۶ جولائی ۱۹۴۰ء کی تائید میں چوہدری بدر الدین صاحب نمبردار تیجہ کلاں ضلع گورداسپور نے کانفرنس کے لئے رمضان المبارک تک مبلغ پچیس روپیہ بطور اعانت مرحمت فرمانے کا وعدہ کیا ہے۔ نیز انجمن نصرۃ الاسلام دیناننگر کے اراکین و ممبر صاحبان بھی حتی الامکان امداد دینے کا وعدہ فرماتے ہیں۔

حالات تبلیغ اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکر ہے کہ میری تبلیغ کا کام قریب نو سال سے جاری ہے۔ اور

حساب دوستاں

سابقہ پرچہ میں درج کیا گیا ہے۔
ایک بار اسے ضرور ملاحظہ فرمائیے

"اہلحدیث" اور تہنیت نامے

قابل توجہ شعراء حضرات

"اہلحدیث" کی نئی جلد شروع ہونے والی ہے حسب معمول سابق شعراء کرام نئے سال کے لئے تہنیت نامے ارسال فرمائیں۔ پتہ:۔ منیجر دفتر "اہلحدیث" امرتسر

قریب قریب ہر سال اخبار "اہلحدیث" میں کارروائی شائع کراتا ہوں جو ناظرین کرام کو یاد ہوگا۔ آمدنی کی کمی و بیشی کی وجہ سے مبلغین کبھی کم و کبھی زیادہ ہوتے رہے چار مبلغین بہت دنوں سے کام کر رہے تھے۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ امسال ماہ ربیع الثانی سے ایک اور بڑھایا۔ اب اس وقت پانچ ہیں۔ ان پانچوں کے ساتھ وہی شرط ہے کہ ایک بھی چندہ نہ لیں چاہے کوئی اصرار کے ساتھ بھی دے۔ نہ اشکی جو حالت ہے سو ظاہر ہے۔ اس وجہ سے مجھ کو بہت دور دور دراز کا سفر کرنا پڑتا ہے کئی بار سفر میں بیمار پڑ چکا ہوں۔ اس لئے ناظرین کرام سے عرض ہے کہ میرے لئے دعا کریں تاکہ میں بجا رہ صحیح و سالم رہوں۔ ان مبلغین کے علاوہ میرے ساتھ نو طلبوں کا بھی خرچ ہے فقط والسلام: (عبد اللہ رحیم آبادی)

یاد رفتگان بنارس کے مشہور و پرانے واعظ مولوی حیات اللہ صاحب جو والد مرحوم مولانا محمد سعید صاحب کے اولین تلامذہ سے تھے بعمر اسی سال انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اشاعت توحید و سنت کے لئے اپنی زندگی گویا وقف کر چکے تھے اور تمام عمر اسی کی تبلیغ میں رہے۔ (راقم قادری احمد سعید از بنارس)

(۲) راقم کی ماموجہ زوجہ برادرم عبد الرحمن صاحب جو پابند صوم و صلوٰۃ اور نیک اخلاق تھیں۔ انتقال کر گئیں (راقم:۔ محمد ایوب خطیب نیلگری)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں، اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھما وارحمھما

ضرورت اخبار اہلحدیث خاکسار غریب طالب علم ہے اور مسجد قاضیاں بٹالہ میں تعلیم پاتا ہے اور مجھے اخبار اہلحدیث پڑھنے کا بڑا شوق ہے۔ اس واسطے کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ ایک سال کے واسطے اخبار میرے نام جاری کرا دے تو خدا سے اجر جزیل حاصل کرے۔ خاکسار محمد یونس طالب علم مدرسہ دار السلام مسجد قاضیاں بھٹیاری دروازہ شہر بٹالہ

ایک قابل امداد بیوہ مولوی حافظ عبد اللہ صاحب مرحوم پسروری کی بیوہ قابل امداد ہے۔ دو بچیاں بھی ہیں اصحاب خیر اس بیوہ اور یتیم بچیوں کی امداد کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ نیز حافظ صاحب مرحوم کے نام اخبار اہلحدیث جاری تھا۔ جس کی مکمل فائلیں ۱۹۱۰ء سے ۱۹۳۰ء تک موجود ہیں۔ کسی صاحب کو ضرورت ہو تو ان سے قیمتاً خرید لیں۔ اس طرح بھی ان کی امداد ہو جائیگی۔ پتہ یہ ہے:۔ بیوہ حافظ عبد اللہ مرحوم معرفت حکیم خدا بخش مسجد کلاں۔ محلہ ... پسرور ضلع سیالکوٹ

تفسیر بالرائے۔ مرزائی تفسیر بریلوی ۱۱ (۹۹۲) اہل قرآن کی تفسیر کی اصطلاح کی پہچان قیمت ۱۱ (عمر)

ملکی مطلع

جرمن اور فرانس کی جنگ

— اور —

فریقین کی ناقابل عبور حدیں

ایک زمانہ تھا کہ دشمن سے بچنے کے لئے معمولی کچے قلعے بنائے جاتے تھے۔ پھر ان کو مضبوط کرنے کی رسم جاری ہوئی۔ مضبوطی کے زمانے کی دو مثالیں تاریخ دنیا میں مشہور ہیں۔ قسطنطنیہ اور قلعہ انٹورپ قسطنطنیہ کو بھی سلطان محمد فاتح کے زمانے میں فتح کر لیا گیا۔ گذشتہ جنگ عظیم میں قلعہ انٹورپ کو بھی جرمنی نے ایک ہی گولے سے توڑ دیا۔

نوٹ | امرتسر کا ایک نوجوان اوورسیری کی ملازمت پر جنگ عظیم میں گیا تھا۔ واپسی پر ملاقات میں میں نے دیکھا کہ وہ کچھ بہرا سا ہو رہا ہے۔ بہرے پن کی وجہ پوچھی تو کہا انٹورپ کا قلعہ جس گولے سے ٹوٹا تھا اس گولے کی آواز سے میرے کانوں کو صدمہ ہوا حالانکہ بارہ میل کے فاصلے پر قدرے ہم سے وہ گرا تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ بنی نوع انسان کے ایک گروہ نے اپنی حفاظت کے لئے جتنی مضبوطیاں کیں۔ دوسرے گروہ نے ان کے توڑنے میں کمی نہیں کی۔

آج زمانہ اس سے زیادہ ترقی کر گیا ہے۔ اس لئے سلطنتوں نے اپنی حفاظت کے لئے جس قدر مضبوطیاں کی ہیں وہ فرانس اور جرمنی کے دفاعی خطوط سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ جن کی تفصیل اخباروں میں یوں آئی ہے

فرانس کا خط دفاع ——— میگنٹ لائن

موجودہ جنگی خبروں کے سلسلے میں قارئین کرام نے بار بار میگنٹ لائن اور سیگفریڈ لائن کا ذکر پڑھا ہوگا۔ ان کی تفاصیل کا جاننا ان کے لئے یقینی طور پر دلچسپی کا موجب ہوگا۔ بات یہ ہے کہ جرمنی نے اپنی مغربی اور فرانس نے اپنی مشرقی سرحد پر ایک دوسرے کے بالمقابل زبردست دفاعی استحکامات قائم کئے ہوئے ہیں۔ فرانسیسی خط دفاع کو میگنٹ لائن اور جرمنی خط دفاع کو سیگفریڈ لائن کہا جاتا ہے۔ میگنٹ لائن کے معنی فولادی دیوار کے ہیں جس کا سلسلہ ڈنکرک سے سوئٹزرلینڈ کی طرف کوہ الپس تک پہنچتا ہے۔ یہ خط قریباً چھ سو میل لمبا ہے اس کی بنیادیں زمین میں ۲۲۵ فٹ گہری ہیں۔ اور سپاہ بھی اس میں سطح زمین سے ایک سو فٹ نیچے رہتی ہے۔ یہ زمین دوز قلعوں کا ایک ایسا سلسلہ ہے جو تمام سرحد کے ساتھ ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ لیکن بظاہر دیکھنے والے کو سوائے اس کے کچھ نظر نہیں آتا کہ ہر چند سو گز کے فاصلے پر چند ایک ستون اور مورچے ہیں۔ ان مورچوں کی مجموعی تعداد ۱۴ ہزار ہے جہاں توپیں نصب ہیں اور انہیں چلانے والے زمین کے نیچے بیٹھ کر ہی کام کرتے ہیں۔ توپ کے ڈائل پر تمام تفاصیل درج ہوتی ہیں۔ چلانے والا ان کے مطابق کام کرتا ہے۔ گولہ رکھا جانے کے بعد توپ خودبخود گولہ باہر پھینکتی ہے اور پھر خود ہی نیچے آجاتی ہے۔ توپوں کے رخ بھی حسب منشا تبدیل کئے جا سکتے ہیں۔ ان قلعوں میں رہنے والے سپاہیوں کی حفاظت کے لئے بیرونی دیوار چالیس انچ موٹی بنائی گئی ہے۔ جس پر گولی بلکہ بم کا گولہ بھی کوئی اثر نہیں کر سکتا۔ ہوا کا دباؤ بھی اس طرح رکھا گیا ہے کہ زہریلی گیس اندر داخل نہیں ہو سکتی۔ اس کے اندر ہر کام بجلی کی مشینوں سے ہوتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی گاڑیاں ضروری سامان ادھر ادھر لے جاتی ہیں جن میں آٹھ آٹھ ڈبے ہوتے ہیں اور ہر ایک کی لمبائی ۶-۷ فٹ ہوتی ہے۔ ان کے لئے باقاعدہ سٹیشن اور سگنل ہوتے ہیں جو سب خودبخود کام کرتے ہیں۔ سٹیشن کے ذریعہ گاڑیاں سطح زمین کے اوپر بھی آ سکتی ہیں۔ قلعے دراصل زمین کے اندر کئی کئی منزلوں کے ہیں۔ ان کی چھت فولاد اور سیمنٹ کی بنی ہوئی ہوتی ہے۔ ۱۰۰ گز کے فاصلہ پر فضا میں اور پھلوں کے درخت موجود ہیں۔ اور انہی میں سے کہیں کہیں اس کے گنبد نظر آتے ہیں۔ قلعے ایک سیدھی قطار میں نہیں بلکہ ادھر ادھر منتشر ہیں۔ اور چونکہ سطح بالکل قدرتی ہے۔ اس لڑائی میں چونکہ ٹینکوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے ان کو روکنے کا بھی خاص انتظام ہے۔ اگر کوئی ٹینک توپوں کی زد سے نکل کر قریب بھی پہنچ جائے تو ایسی خوفناک بڑی بڑی میخوں سے پالا پڑتا ہے جو بھک سے اڑنے والے مادہ کی بنی ہوتی ہیں۔ ٹینک کے چھوتے ہی وہ پھٹ کر اسے تباہ کر دیتی ہیں۔ غرض کسی دشمن کا اسے تسخیر کر لینا ناممکن ہے۔ لیکن اگر غنیم اس کے کسی حصہ پر قابض بھی ہو جائے تو ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ وہ حصہ خودبخود دوسرے حصوں سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور اس خط سے قریباً تین میل کے فاصلہ پر ایسے خفیہ کمرے بنائے گئے ہیں کہ وہاں سے صرف ایک بٹن دبانے سے وہ منقطع حصہ مع قابضین کے بھک سے اڑ جاتا ہے۔ مشین گنوں کے مورچے ایسے بنائے گئے ہیں کہ کوئی شخص اگر ان پر چڑھے تو اندر سے خودبخود ایسی آتش باری ہوتی ہے کہ چیتھڑے بھی اس کے پرخچے اڑ جاتے ہیں۔ رات کے وقت سرخ روشنی کی زبردست شعاعیں ہر طرف پھیلی رہتی ہیں۔ اور اگر ان شعاعوں میں سے کوئی گزرنے لگے تو اندر مشین گنوں کی گھنٹیاں خودبخود بجنے لگتی ہیں اور سپاہی فوراً مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتے۔ یہاں سے تیس میل کے فاصلہ پر فرانسیسی حکومت نے پھر قلعے بنائے ہوئے ہیں۔ جہاں زبردست توپ خانہ بھی موجود ہے۔ اور ضرورت پڑنے پر قلیل عرصہ میں اس لائن میں وہاں سے کمک آ سکتی ہے۔

امن کے دنوں میں اس کے اندر فوج نہایت آرام سے رہتی ہے۔ لیکن ان کی زندگی کا انحصار صرف مشینوں کے صحیح حالت سے چلنے پر ہے۔ کیونکہ نہ صرف روشنی بلکہ ہوا بھی اسی ذریعہ سے مہیا کی جاتی ہے حتیٰ کہ باورچی خانہ میں بھی سب کام بجلی سے ہوتا ہے بجلی کی فراہمی کے لئے زبردست پاور ہاؤس ہے

...میں ... فولاد اور کنکریٹ کی ... بھی ہیں جن پر
... میں توپوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بعض کے نیچے
... بھی بکثرت جمع رکھے جاتے ہیں۔ اس لائن کی
تعمیر پر فرانس نے اربوں فرانک صرف کر دیئے ہیں
یہاں کہنے کے لئے لفٹوں سے ہو کر جاتے ہیں۔ پہلے
سرنگ میں قریباً ۵۰ فٹ چلنا پڑتا ہے۔ پھر مشین
کے ذریعہ سو فٹ نیچے جاتے ہیں اور اس کے بعد
بجلی سے چلنے والی گاڑیوں میں بیٹھ کر یہاں پہنچتے ہیں
فرانس کا دعویٰ ہے کہ کوئی زبردست سے زبردست
طاقت بھی اس لائن کو توڑنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔"

جرمنی کا خط دفاع —— سیگفریڈ لائن

فرانس کی اس دفاعی لائن کے ساتھ جرمنی نے
بھی تو سے کوئی ڈیڑھ سال قبل ایک دفاعی لائن
بنائی ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ وہ چونکہ عجلت میں
تعمیر کی گئی ہے اس لئے ایسی مضبوط نہیں۔ یہ بھی
سوئٹزرلینڈ سے لے کر ہالینڈ تک پھیلی ہوئی ہے
اس کی تین قطاریں ہیں۔ اور کم و بیش تیرہ سو قلعوں
پر مشتمل ہے جن میں سے اکثر زمین دوز ہیں۔ اور بعض
... کے علاقہ میں پہاڑیوں میں واقع ہیں۔ زمین دوز
قلعوں کے اندر رسد و سامان کی بہم رسانی کے لئے
سڑکیں ان کو ملک کے اندرونی حصوں سے ملاتی ہیں
... شکن توپیں یہاں قطار در قطار کھڑی ہیں
اور ٹینکوں کو روکنے کے لئے بھی زبردست انتظامات
ہیں۔ اس لائن کی تعمیر میں نہایت راز داری سے
کام لیا گیا تھا۔ اس لئے تفاصیل کا بہت کم لوگوں
کو علم ہے۔ چنانچہ اس جنگ میں یہ خبریں آتی رہی
ہیں کہ فرانسیسی طیارے اس پر پرواز کر کے اس کے
... لینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں تاکہ اس کی
... کو معلوم کر کے ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے
... لائن میں ... کو گرانے کے لئے ...
... اور ...
... اعلان کیا ہے کہ ... ناقابل تسخیر ہے
... کر ... اور ...
... ہیں اور ... جنگ ابھی ... ہیں

ہوئی ہیں۔ تو فرانسیسی افواج اس لائن کی طرف
پیشقدمی کر رہی ہیں۔ اور اس کی بجائے چوکیوں پر
جرمن افواج مزاحمت کر رہی ہیں۔
مختصر یہ ہے کہ دونوں ممالک نے اپنی سرحدوں کو
حتی الامکان مضبوط اور ناقابل تسخیر بنا رکھا ہے۔ اور
اس لئے یہ کچھ بعید نہیں کہ سالہا سال انہی علاقوں میں
لڑائی ہیں مصروف رہ جائیں۔"
(الفضل قادیان ملت مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۳۹ء)

جنگ کی رفتار

جنگ کے متعلق جتنی خبریں آتی ہیں وہ سب کی سب
مجمل بلکہ مبہم ہونے کی وجہ سے عام لوگوں کے ناقابل فہم
بن جاتی ہیں۔ خواص تو ان کا مطلب سمجھ لیتے ہیں
لیکن ان کو کہا گیا ہے کہ ؎

لب بند و چشم بند و گوش بند

مختصر یہ ہے کہ جنگ جاری ہے۔ جرمنی وارسا سے
فارغ ہو گیا ہے۔ روس اور جرمنی کی فوجیں چھوٹی
چھوٹی ریاستوں کو دھمکا رہی ہیں۔ فرانس اور جرمنی
باقاعدہ مکمل حملوں اور دفاع کی تیاریوں میں مصروف
ہیں۔ برطانیہ کی فوجیں بھی فرانسیسی فوجوں کے ساتھ
جا ملی ہیں۔ غالباً اس ہفتے دونوں میں گھمسان کی جنگ
شروع ہو جائے گی۔ نتیجہ کیا ہوگا۔ العلم عند اللہ
باقی حالات خبروں کے صفحہ پر ملاحظہ ہوں۔

خاکساروں کا حملہ لکھنؤ پر

خاکسار جماعت کے ڈکٹیٹر ماسٹر عنایت اللہ خان نے
جب سے اعلان کیا تھا کہ ہماری زندگی اب مدنی ہوگی
ہم اسی وقت سمجھے تھے کہ عنقریب یہ جماعت بجائے
خاکساروں کے خونخوار ہونے والی ہے۔ معمولی طور پر
جیلوں میں جانا ان کے نزدیک زنانہ پن ہے۔ اس لئے
انہوں نے حصول خود مدنی زندگی کا لباس پہن کر
سب سے پہلے جمنا کے کنارے غازی آباد میں ...

ہوتے ہی پولیس سے ہاتھا پائی کی۔ جس میں اخبارات
پولیس کا شمار ... ہوتا ہے۔ خاکسار بھیجے
(۵۰) تھے۔ صورت کدائی میں غلط خاکساروں کو ...
سپاہیوں کو بیلچے سے زخمی کیا، وہ کود دریا میں پھینک
دیا ... خاکسار غازی آباد گرفتار کئے
گئے۔ غازی آباد پر کیوں ہنگامہ ہوا؟ اس لئے کہ
حکومت یوپی کا حکم ہے کہ باہر سے خاکسار صوبہ یوپی
میں داخل نہ ہوں۔ غازی آباد چونکہ حکومت یوپی کی
سرحد ہے۔ وہاں دہلی سے آنے والے خاکساروں کو
بھی روک دیا گیا۔

خاکساری ہیڈ کوارٹر سے حکم جاری ہو رہے ہیں کہ جتھے
روانہ ہوں۔ سنا ہے ایک جتھا لکھنؤ پہنچ گیا ہے
راستہ میں روکا نہیں گیا۔ اس حکمت عملی سے پہنچا کہ
بجائے خاکساری لباس کے برات کی شکل بنائی گئی
کچھ بھی ہو آخر گرفتار ہو گیا ہوگا یا ہو جائیگا۔ نتیجہ وہی
ہوگا جو جمہوری گرفتاری کا ہے وہی لکھنؤ میں ہوگا۔
حکومت یوپی نے ایک اور اعلان مندرجہ ذیل کیا ہے

"گورنمنٹ خاکساروں پر کوئی غیر ضروری
پابندی نہیں لگانا چاہتی
لیکن قانون شکنی کی اجازت نہیں دی جائیگی

قائمقام وزیر اعظم یوپی کا بیان

لکھنؤ ۹ ستمبر۔ قائمقام وزیر اعظم یوپی نے آج
ایک بیان جاری کیا ہے جس میں صوبہ میں تحریک
خاکسار کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا ہے
کہ گورنمنٹ نے مجبور ہو کر خاکساروں کے متعلق
موجودہ رویہ اختیار کیا ہے۔ بعض حلقوں میں
اس امر کے شکوک ظاہر کئے جا رہے ہیں کہ گورنمنٹ
خاکساروں کو کچلنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ انہیں
دور کرنے کے لئے مسٹر قدوائی نے کہا کہ گورنمنٹ
خاکسار تحریک کو کچلنے کا یا اس کی سرگرمیوں کو خواہ مخواہ
پابندیاں لگانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی لیکن
جب وہ ... باہر ... سرگرمیوں میں
... آخری ... قانون
... ہیں ...

اپنی زندگی بیمہ کرائیے اور اپنے بچے کے لئے بیمہ حاصل کیجئے

اورینٹل

سے جو کہ مضبوط ترین اور ہندوستان کی سب سے بہتر بیمہ کمپنی ہے۔ بچوں کے مخصوص بیمے کی پالیسی حاصل کریں۔ **بچوں کا مخصوص بیمہ** اس لئے تجویز کیا گیا ہے کہ والدین ادنیٰ شرح پر اپنے بچے کے لئے محدود اقساط پر تمام عمر کی پالیسی یا اکرامی بیمہ کی پالیسی حاصل کر سکے۔ ان پالیسیوں کے ماتحت کمپنی کی ذمہ داری کسی منتخبہ عمر سے شروع ہوگی جو بچے کی ۲۲ سال کی عمر سے [illegible] نہیں ہوگی۔

مزید معلومات کے لئے

اورینٹل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

قائم شدہ ۱۸۷۴ء — ہیڈ آفس بمبئی

یا

سردار دولت سنگھ بی۔ اے برانچ سیکرٹری اورینٹل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے

(۹۹۱۴)

بچوں اور مبتدیوں کے لئے

صحیح اور خوشخط معرا قرآن مجید بطرز آسان [illegible]
اسکے حرف کا اعراب اپنے ہی حرف کے [illegible]
بھی موزوں طریق سے علیحدہ لکھے ہوئے [illegible]
کی تشریح اور سورتوں کے نمبر بھی درج ہیں۔ [illegible]
[illegible] منگوا کر تجربہ فرمائیے۔

[illegible] قسم اعلیٰ	مجلد سنہری	تین روپے
[illegible]	مجلد سنہری	دو روپے [illegible]

[illegible] قرآن [illegible] بطرز آسان [illegible]
[illegible] ملنے کا پتہ
بیت القرآن۔ بہاولنگر روڈ۔ لاہور

کم از کم

۲/

ڈیڑھ روپیہ روزانہ بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ [illegible] بھیجکر مفت طلب فرمالیجئے [illegible] [illegible] نہیں جائیگا۔ آنا ضروری ہے۔

پتہ۔ منیجر دار الکتب ہمدرد وطن رجسٹرڈ فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

تمام دنیا میں بے مثل ۴/

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ [illegible]

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

چار جلدوں میں
کاغذ [illegible] شاندار
فی جلد [illegible]

[illegible] کتابوں کی کیفیت [illegible]
[illegible]
[illegible] غزنوی
[illegible]

اگر آپ

کامل صحت چاہتے ہیں تو [illegible] کا فوراً استعمال شروع کردیں۔ کیونکہ اس سے [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] منیجر [illegible] کوچہ [illegible] امرتسر

[illegible] حمائل شریف

[illegible] ملنے کا پتہ [illegible]

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ رعشہ۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کثی اور جوڑوں کی کمر میں درد جوان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک ... آدھ پاؤ ... پاؤ بھر ... مع محصولڈاک علاوہ ... ہوگا۔

... ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر ... ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائے گی۔ مصرعہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادات

جناب احمد علی صاحب ... "میں نے چند روز ہوئے چند دوستوں کے واسطے آپکے یہاں سے مومیائی منگائی تھی وہ مفید ثابت ہوئی۔ اس لئے براہ مہربانی آدھ پاؤ مومیائی جلد ارسال فرمائیں گے۔" (... اگست ...)

جناب حافظ محمد عمر حسن اللہ صاحب اکبر پور ... "ایک چھٹانک مومیائی آپ کے کارخانہ سے ابھی حال میں ... فائدہ ہو رہا ہے۔ بعد ازاں مہربانی ... پاؤ مومیائی ... وی پی روانہ فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرما دیں گے۔" (۱۸ اگست ...)

منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد ... دار خان
پراپرائٹر دہلی ... ایجنسی امرتسر

حضرت سید احمد شہید و مولانا اسمٰعیل شہید

تیرھویں صدی کے مجدد ... امت، مجاہد کبیر حضرت سید احمد شہید رائے بریلوی اور آپکے خلیفہ و وزیر ... قاطع البدعۃ ... خالد شانی ... اسمٰعیل شہید کے نام نامی سے ہندوستان کا کون مسلمان ناواقف ہے۔ لیکن شہیدین کے تجدیدی کارنامے، ... تنظیم ... اور اقامت خلافت کی محیر العقول کوششیں، ان کے بے نظیر ... کی برکات، ان کی تحریک جہاد کے صحیح مقاصد و اسباب انکے رفقاء و تبعین کے حیرت انگیز و دل آویز اخلاق و ... قربانی و ایثار ... جہاد فی سبیل اللہ اور صبر و استقامت کے رقت انگیز حالات اور ہندوستان میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی صحیح تاریخ (عام مسلمانوں کو چھوڑ کر) آپکی مخصوص جماعت کے بہت سے لوگ بھی نہیں جانتے۔ اسوقت تک جتنی کتابیں ان دو مقدس بزرگوں کے حالات میں لکھی گئی ہیں ... مصنفین کے ... جو تمام پہلوؤں پر حاوی نہیں ہیں۔ ہندوستان کے محبین سنت کو مژدہ ہو کہ حضرت سید صاحب کے خاندان کے ایک فرد مولانا سید ابو الحسن علی ندوی استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء نے طویل مطالعہ اور جستجو کے بعد سیرت سید احمد شہید کے نام سے کتاب تالیف فرمائی ہے جو اس موضوع پر سب سے زیادہ جامع اور مستند کتاب ہے جسکی تالیف میں خاندانی کاغذات، سرکاری ریکارڈ، ... فارسی، انگریزی قلمی و مطبوعہ کتابوں سے پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ کتاب کی ضخامت ... صفحہ، کتابت، طباعت، جلد ... بہت ... علامہ سید سلیمان ندوی کا دس صفحہ کا فاضلانہ دلچسپ و فروز مقدمہ ہے۔ قیمت مجلد ... محصولڈاک بذمہ خریدار۔ تاجران کتب کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے کریں۔

ملنے کا پتہ

محمد معین الدین ... کتب خانہ ... گوئن روڈ لکھنؤ۔ ... پنجاب کے احباب بآسانی ... مولوی عبید الحق خان مکتبہ ... جالندھر ... بھیجیں

خوشخبری رمضان شریف

... ہر سال رمضان شریف میں رعایت دیا کرتا ہے بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔

احمر قانی مصدقہ حضرات اکابر علماء و حکماء و رؤساء وغیرہم جن کے اسماء مع تصدیقات بارہا اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں دو حال کی شہادتیں۔ جناب مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ثنائی مد ظلہم:۔

"... سے ... احمر قانی منگایا تھا۔ جو بہت مفید ثابت ہوا۔ ... روانہ کریں۔"

جناب بابو ... ٹھاکر صاحب (مظفر پور) "معجون قانی ... آپکا ... استعمال کیا۔ آدھا بایاں ... اور کانپتا تھا۔ کانپ اور سن بند ہو گیا ایک سیر ... دیں۔"

چنبیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض درد اعضا ہر قسم ورم۔ چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔ کھانسی۔ دمہ بخار۔ نمونیہ ... اطفال۔ ... درد ورم خصیہ ... زخم وغیرہ میں اکسیر ... قیمت فی سیر ... روپے (مع ...) رعایتی فی سیر تین روپے

(منگوانے کا پتہ)

منیجر معجون احمر قانی پوسٹ ... ضلع ...

طبیب کامل یعنی مجرب فارما کوپیا حصہ اول

اس رسالہ میں تمام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی ڈاکٹری کی بہترین مجربات۔ آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات۔ شاہیر اطبا حکیم شریف خان صاحب۔ حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب ... یونانی ... کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے علاوہ مؤلف کے خود ... فوائد ... بیان کیا گیا ہے ... کہ اسکو منگوا کر اپنے پاس رکھے ... قیمت ... محصولڈاک ... حکیم ... محمد ... صاحب ... منگوانے کا پتہ

منیجر ... اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

رعایتی اعلان

بہارِ شباب یہ کتاب دہلی کے مشہور خاندانی شاہی حکیم مسیح الملک محمد اجمل خان صاحب کے والد ماجد حکیم محمود خان صاحب کی شہرہ آفاق کتاب ضیاء الابصار کا عام فہم اور سلیس اُردو ترجمہ ہے۔ بازاری کتابیں جو مسلم مصنف ادھر ادھر کی لایعنی باتیں جوڑ کر بنا لیتے ہیں۔ اس کتاب کے سامنے ہیچ ہیں۔ کیونکہ یہ فن طب کی ایک بڑی ماہر ہستی کی تصنیف ہے۔ جس میں انکے تمام مجربات درج ہیں۔ اس کتاب میں مواصلت اور مباشرت کے طبی اصول اور اس کے تمام مجرب نشاط انگیز اور صحیح طبی طریقے بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل کرنے سے صحت ہمیشہ درست رہتی ہے۔ اولاد خوبصورت اور مضبوط پیدا ہوتی ہے۔ بیوی اپنے خاوند کی پرستار اور دیوانی بن جاتی ہے۔ جوانی کی پُر کیف زندگی کو ہمیشہ قائم اور درست رکھنے کے لئے بڑے بڑے مجرب طریقے، قاعدے۔ نسخے اور ہدایات درج ہیں۔ زنانہ امراض، انکی تشریح، علاج اور عورتوں کی اندرونی کیفیات اور ان کو سمجھنے کے طریقے مفصل طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ مقوی ادویات کے وہ نسخے جو حکیم صاحب ممدوح کے خاندان میں سینہ بسینہ چلے آتے ہیں۔ اس کتاب میں عوام الناس کے فائدے کے لئے نہایت فیاضی سے لکھ دیئے ہیں۔ ہر ایک شادی شدہ نوجوان کو زندگی کے ہر ہر قدم پر اس کتاب کی ضرورت ہے۔ قیمت صرف عہ۔ رعایتی ایک روپیہ (عہ)

تاریخ اسلام اُردو زبان میں تاریخ اسلام کے متعلق جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب جامعیت، طرز تحریر، سیاق بلاغت، کاغذ چھپائی سب میں بہتر ہے۔ سات رنگوں میں چھپا ہوا نقشہ عرب اور رنگین سرورق نے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ہندوستان کی اکثر سرکاری ٹیکسٹ بک کمیٹیوں نے اس کو سرکاری مدارس کے لئے بطور لائبریری و انعامی کتاب کے منظور کیا ہے۔ مصنفہ مولانا اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی۔ قیمت جلد اول چار روپے۔ قیمت جلد دوم چار روپے۔ جلد سوم تین روپے۔ مکمل گیارہ روپے۔ رعایتی عـہ

فقرائے اسلام اس کتاب میں اُن پیشوایانِ دین کے سبق آموز حالات ہیں۔ جنہوں نے فقر و فاقہ کے باوجود اسلام کے اصول و ارکان کو استوار و مستحکم کیا۔ اپنے اوپر تکلیف برداشت کر کے تبلیغ اسلام کی۔ مؤلفہ مولانا عبد السلام صاحب ندوی۔ قیمت عہ رعایتی عہ

سیر الصحابہ صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں کے حالات۔ عقائد۔ عبادات معاملات۔ حسن معاشرت۔ علوم و فنون اور زندگی کے مفصل حالات اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں۔ مؤلفہ مولانا سعید انصاری۔ قیمت فی جلد پانچ روپے (صہ) رعایتی قیمت للعہ روپے

صحابیات یہ کتاب اکثر زنانہ اسلامیہ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے اس میں ۵۸ صحابیات (صحابہ کرام کی بیویوں) کے حالات درج ہیں۔ قیمت فی جلد سےؔ۔ رعایتی عـہ (ڈھائی روپے)

سیرت الحسین حضرت امام حسین علیہ السلام کے حالات زندگی۔ شہادت و واقعات کربلا کی مفصل و مبسوط تاریخ معہ آپ کے مزار کے فوٹو۔ چار رنگوں میں چھپا ہوا۔ نفیس سرورق۔ قیمت دو روپے دو آنہ۔ رعایتی عہ

سیرت الکبریٰ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مفصل سوانح عمری مع فوٹو مزار۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ر

بدایت الہدایت حضرت امام غزالی کی کتاب کا اُردو ترجمہ اس میں اخلاق و آداب۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو نہایت خوبی سے بیان کیا ہے۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف ۱۲ر۔ رعایتی ۸ر

مشاہیر اسلام مختلف صوفیائے کرام و علمائے عظام، شہدائے ملت۔ غازیان شمشیر بکف اور مجاہدین و سلاطین کے حالات زندگی میں قابل دید کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول سکے روپیہ۔ رعایتی دو روپے (عـہ)

فلسفہ خواب اس کتاب میں خواب کا فلسفہ قدیم و جدید بیان کیا گیا ہے اس موضوع میں اُردو کی یہ پہلی کتاب ہے۔ قیمت صرف دس آنے۔ رعایتی ۸ر

(۹۶۹) **سیرت بلال** حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی مکمل سوانح عمری۔ نہایت اعلیٰ پیرایہ میں۔ جسے پڑھ کر بدن میں خون دوڑنے لگ جاتا ہے۔ قیمت عـہ۔ رعایتی ۱۲ر

سوانح حضرت ذوالنون مصری

مشہور و معروف ولی اللہ کی سوانح عمری۔ ارشادات و مقالات کا مجموعہ پڑھ کر دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اصل قیمت سہر رعایتی ۳ر

پیارے نبی کے پیارے حالات

مصنفہ مولانا فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جس قدر بشارات و پیشگوئیاں توریت۔ زبور اور انجیل میں موجود ہیں وہ سب درج ہیں۔ قیمت سے روپے۔ رعایتی عـہ روپے

عقائد اسلام مصنفہ مولوی شمس محمدی صاحب مرحوم۔ اصل قیمت سہر رعایتی عہ

نوٹ: محصولڈاک ہر کتاب کا علیحدہ ہوگا۔

ahmadimuslim.de

متوسط شمائل شریف
مطبوعہ مصر۔ خوبصورت مجلد اعلیٰ۔ کاغذ

طباعت اعلیٰ۔ قیمت للعہ۔ رعایتی ۸/

شمائل شریف مکتوبہ غازی اورنگ زیب عالمگیر

ایک نہایت بے نظیر ہے۔ قابل دید ہے۔ مجلد منقش

قیمت ۵ رعایتی ۲ روپے۔

ویدارتھ پرکاش نز ویدک تہذیب

مصنف پنڈت ... صاحب۔ جو ویدوں کی تعلیم ...

تو دو ویدوں کے متعلق ناقابل تردید کتاب ہے قیمت ...

رعایتی قیمت ...

حکایات صحابہ یعنی سچی کہانیاں

جس میں صحابہ کرام و صحابیات ... بچوں کے

زہد تقویٰ۔ فقر و عبادات۔ علمی شاغل۔ ایثار۔

ہمدردی۔ بے مثل جرأت۔ حیرت انگیز جاں نثاری

وغیرہ وغیرہ ایمان افروز حالات مندرج ہیں ...

ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲

کنز المجربات

مؤلف نے اس میں وہی نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ

کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں ... پیکہ

کتابی نسخے نہیں ... ہیں۔ ... تجربی

اسباب علامات کے پہچاننے کے طریقے نہایت خوبی

سے بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ... جلد دوم ...

کنز المفردات

اس کتاب میں مفردات

تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں

درج ہیں۔ جسے پڑھ کر آپ بآسانی ہر قسم کی ادویات

بنا سکتے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ...

کنز المرکبات

اسے پڑھ کر آپ دیگر طبی

قرابادینوں سے بے نیاز

ہو جائیں گے۔ جس میں ... سونے و چاندی کے

... میں لپٹی ہوئی گولیاں۔ کیفیت آفرین مقوی ...

معجونیں۔ مقوی بخش و فرحت دہ خمیرے، روح پرور

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی ہندی۔ گورمکھی۔ ... کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوشنما،

اعلیٰ۔ رنگدار ... حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے

کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم

وغیرہ چھپوانے ہوں ... لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ

طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر

کی جائے:۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

جیبی حکیم

اس میں تمام امراض کے اسباب، ان کی علامات اور تشخیص پر نہایت شرح و

بسط سے روشنی ڈالی گئی ہے اور پانچسو عنوانات کے تحت ہر بیماری کے مجرب

مجرب ایسے یونانی اور ڈاکٹری نسخے لکھے گئے ہیں جو سو فیصدی کامیاب ثابت

ہو چکے ہیں۔ مصنف نے فیاضی سے کام لیکر نہ صرف اپنے ہی اسراری نسخہ جات

بلکہ دوسروں کے سینہ کے راز بھی اس میں نقل کر دئیے ہیں۔ پورا ایک ہزار نسخہ

درج فرما کر دریا کو کوزہ میں بند کرنے کی مثال سچ کر دکھائی ہے۔ اطباء کرام کی

بہترین دوائیں اس میں درج ہیں۔ قیمت جلد اول ...

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن
(بزبان عربی) مولانا مولوی ثناء اللہ

صاحب امرتسری ... شان و شوکت ... نظر سے

قبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم

حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین

کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی

تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں

کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ

لکھائی چھپائی عمدہ۔ ضخامت ۴۰۲ صفحات۔ سائز

۲۲×۱۸/۴ اصل قیمت ... رعایتی قیمت ...

آپ کسی اور کتاب میں نہ پائیں گے جو آپ اس کتاب

میں ایسے نو و اثر نسخے پائیں گے کہ حیران رہ جائیں گے

سب سے پہلے ... مختصر تشریح کی گئی ہے تاکہ

کم علم بھی معلوم کر لیں کہ دماغ کیا چیز ہے، آنکھیں

کیا ہیں، ناک کیا ہے، ان کے کیا فعل ہیں

ان کے بگڑنے سے کون کون سے امراض پیدا ہوتے

ہیں۔ ہر مرض کا مشہور نام، طبی نام، انگریزی نام

ڈاکٹری نام۔ چاروں بیان کئے گئے ہیں۔ پھر

کیفیت مرض یا تعریف مرض۔ نہایت سادہ اور

عام فہم لفظوں میں کی گئی ہے ...

یاقوتیاں۔ مفرحات۔ مربے۔ حلوے۔ شربت۔

اطلیات۔ کشتہ جات۔ مرہم جات وغیرہ درج ہیں

نیز دماغ کی طبیعتوں کے موافق نسخہ جات درج

ہیں۔ حجم ۲۸۰ صفحات۔ قیمت ... روپے۔

ملنے کا پتہ: منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث امرتسر

بخدمت شریف جناب ایڈیٹر صاحب

رسالہ جامعہ۔ قرول باغ

نئی دہلی

ahmadimuslim.de